هو الحبيب الذي ترجى شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم
قبالۂ بخشش
تالیف
مولانا صوفی جمیل الرحمن قادری رضوی
مکتبہ نوریہ رضویہ

الحمد للہ والمنہ

کہ

مجموعۂ کلام نعتیہ مصنفہ جناب مولنا مولوی صوفی شاہ محمد جمیل الرحمن خاں
ملقب بلقب مداح الحبیب سنی حنفی قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مسمے باسم تاریخی

قبالۂ بخشش

۱۳۴ھ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے ۔ لائل پور ۔ فون : ۲۶۰۵۶

نام کتاب ——— قبالۂ بخشش، اردو

تصنیف ——— مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی رحمۃ اللہ

ناشر ——— قاری محمد اللہ دتہ صابر قادری رضوی

صفحات ——— ۱۰۸

قیمت ——— چھ روپے صرف -/۶

مطبوعہ ——— معارف پرنٹنگ پریس

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

فون: ۲۶۰۵۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمد ہے اُس ذات کو جسنے مسلماں کر دیا
عشقِ سلطانِ جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو انکے تلوؤں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظِ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کیا کشش تھی سرورِ عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہوگئی کافور ظلمت دل منور ہوگئے
جسطرف بھی آپنے اپنا روئے تاباں کر دیا

نعمت کونین دیکر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے انکا مہماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمینِ پاک کی
خاکِ نعلِ مصطفیٰ کو تاجِ شاہاں کر دیا

دور ہی سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھکر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہِ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو روئے ایماں بخشکر
زندہ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
شل گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یا رسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے مجھے بیحد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہی
نجدیوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیل قادری پہ فضل اللہ و رسول
نیر امرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

قبول بندۂ درکا سلام کر لینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطف عام کر لینا

ملا ہے خوبی نسخہ گناہگاروں کو
تمھارے نام سے دوزخ حرام کرلینا

تمھارے حسن میں رکھکر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کرلینا

یہ ہے حضور کا ہی مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کرلینا

حبیب عرش سے بھی پار جاکے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسر کلام کرلینا

خدا نے کہدیا محبوب سے کہ محشر میں
گناہگاروں کا تم انتظام کرلینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تمکو
تو وردِ نامِ نبی صبح و شام کرلینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اک سلام کرلینا

جمیل قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کرلینا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھکو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یُحْیِ العظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا سننا دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھکو بھی کوئی ٹکڑا اے جود عام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھکو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا لگیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے بیدل کو شاد کر دے
بیکس تڑپ رہے ہیں لے لیکے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آکر صبا یہ کہدے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے
مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا
گر صدق دل سے کہدے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ تیرا منکر مردودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھیگی اتنی
منظور ہے خدا کو احترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

دشوار گو بہت ہے راہ صراط لیکن
اک پل میں طے کریں گے ہم لیکے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھکو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اِکّا تمھارا
ہوا لامکاں تک اُجالا تمھارا

نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمھارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمھارا

زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمھارا
ہے اونچا فلک سے پھریرا تمھارا

پڑھا ہے زبانوں نے کلمہ تمھارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمھارا

چھڑائیگا غم سے اشارہ تمھارا
اتارے گا پل سے سہارا تمھارا

تمھیں ہو جوابِ سوالاتِ محشر
تمھیں کو پکارے گا بندہ تمھارا

فرشتے کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمھارا

مرے پاس بخشش کی مُہری سند ہے
یہ کہتا ہے خطِ شفیعا تمھارا

پھریں کس لیے تشنہ کامانِ محشر
ہے لبریز رحمت کا دریا تمھارا

بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارا تمھارا

نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولےٰ تمھارا

ہو تم حاکم و فاتحِ بابِ رحمت
کہ ہے وصف انا فتحنا تمھارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکمّا تمھارا

جو انبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہا دے گا اک دم میں اہلا تمھارا

ڈرے آفتابِ قیامت سے کیونکر
جو بندہ ہوا میرے آقا تمھارا

بنایا تمھیں حق نے مختارِ دو عالم
وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمھارا

کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارہ تمھارا

میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت
کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمھارا

رفعنا کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نامِ والا تمھارا

قبائل کے حصے کیے جب خدا نے
کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمھارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمھارا

یہ فرشِ زمیں ہے تمھاری ہی خاطر
بنا ہے سما شامیانہ تمھارا

منور ہوا آسمانِ رسالت
اجالا ہے ایسا دل آرا تمھارا

بھرے اس میں اسرارِ علمِ دو عالم
کشادہ کیا حق نے سینہ تمھارا

بحکمِ خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمھارا

تمھاری صفت حق نے فرمائی شاہد
ہر اک جا ہے موجود جلوہ تمھارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر
لقب ہے سراجاً منیرًا تمھارا

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرہ تمھارا

خدا ہم کو بخشے وہ چشمِ خدا بیں
رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمھارا

کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے
زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمھارا

کمالوں کا مخزن جماؤں کا گلشن
خدا نے بنایا گھرانا تمھارا

دلِ پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمھارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمھارا

وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق
ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمھارا

صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ہے پایا جنھوں نے زمانہ تمھارا

شبِ وصل میں انبیا و ملک نے
پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمھارا

گمی عقل کونین رازِ دنیٰ میں
سمجھ میں نہ آیا معمّا تمھارا

مبدل ہوئے انبیا کے صحائف
محرّف نہ ہوگا صحیفہ تمھارا

ہوا کفر کافور پھیلا اجالا
قدم جب ہوا زیبِ دنیا تمھارا

جو عبد الصنم تھے ہوئے بت شکن وہ
سنا جب نبوت کا دعویٰ تمھارا

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا — وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا
رضاعت کے ایام میں یہ حکومت — کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمہارا
شہ دیں تمہاری ولادت کے باعث — ہے جمعہ سے افضل دوشنبہ تمہارا
بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا — ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا
بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا — جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمہارا
جمادات نے دی تمہاری شہادت — پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا
صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر — مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا
تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم — ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا
ازل سے ابد تک دو عالم ملیں گے — مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا
خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری — یہ عرش و فلک سب علاقہ تمہارا
غریبو سوائے در مصطفٰے کے — کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا
فقیرو بجز والیٔ بیکساں کے — نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا
گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے — کہ باب اجابت ہوا وا تمہارا
صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں — کہ داتا رہے بول بالا تمہارا
کوئی بھیجدو ابر رحمت کا ٹکڑا — کہ ہم پر برس جائے جھا[illegible] تمہارا
عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی — ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمہارا
اسی وقت دھل جائیں عصیاں کے دفتر — شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمہارا
خدا نے بہت آستانے بنائے — مگر اصل ہے آستانہ تمہارا
مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد — مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا
یہ ہے وابِ شاہی کہ رب العلا نے — دلایا ملائک سے پہرہ تمہارا
سوائے در پاک کے میرے آقا — بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا
مرے تن میں جب تک رہی سانس باقی — رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمہارا
نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں منکر — جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا
کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر — وہ نام خدا نام والا تمہارا
نکیرین کیا مجھ سے سختی کریں گے — ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
ق کہ پہنچادیں طیبہ کو لاشہ تمہارا

تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بیحد ہی ممنون ہونگا تمہارا

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمہارا

خدا نے حیات ابد اس کو بخشی
اگر مرگیا کوئی شیدا تمہارا

دعا ہے کہ جب قبر میں مجھکو رکھیں
مدینے سے اٹھ جائے پردہ تمہارا

سوال نکیرین پر میں لحد میں
دکھادونگا مونہ پہ طغرا تمہارا

دم نزع و قبر اور روز قیامت
غرض ہر جگہ ہے سہارا تمہارا

گرے سارے منکر جہنم میں پل سے
نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمہارا

نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکر جنت
دکھادے خدا مجھکو صحرا تمہارا

عجب نکہت جانفزا ہے تمہاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمہارا

اسی سے ہوئی عنبر و مشک مشتق
ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمہارا

جلیں منکران قیام و ولادت
رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمہارا

سنو منکران قیام و محافل
ق عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمہارا

بتاتے ہو شرک اور رہتے ہو شامل
یہ ہے بیحیائی کا آنا تمہارا

جمیل اب تو خوش ہو ندا آرہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

خدا نے جس کے سر پہ تاج رکھا اپنی رحمت کا
درود اس پر ہو وہ حاکم بنا ملک رسالت کا

وہ ماحی کفر و ظلمت شرک و بدعات و ضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی امت کا

مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمار فرقت کا
کہ دیدار نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا

اثر کیا ہو سکیگا مہر محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ انکی رحمت کا

کبھی دیدار حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامہ عیدین ہوگا دن قیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں
شہنشاہ مدینہ تو ہے پرتو نور وحدت کا

دم آخر سر بالیں خرام ناز فرماؤ
خدارا حال دیکھو مبتلائے درد فرقت کا

دم آخر سر بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوف مرقد سے نہ کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لیلو قافلہ والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارمان مدینے کی زیارت کا

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا مری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدین سے بڑھکر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشت تمنا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

کلی کھل جائیگی دل کی جگر ہو جائیگا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

دکھادے فیض استاد حسن حضار محفل کو
جمیل قادری پھر ہو بیاں پر لطف مدحت کا

خداوند جہاں جب خود ہی پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جسکو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سے دخول قصر جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں
تمہارے در پہ اک میلہ لگا ہے اہل حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطان رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبان پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانہ میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا انکی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا اب امتوں سے فضل بڑھکر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاق حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ انکی تربت کا

مرا دل ہے مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیب حق کی تربت کا

کرے گر استغاثہ آپکے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کسکو سنائے جاکے افسانہ مصیبت کا

تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ جھالا ابر رحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشم عنایت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائب رحمٰن نے دروازہ جنت کا

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا

تعالی اللہ بحکم حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

وہ ہے زور ید اللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی انکی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا

رہیگا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت تک
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ لے جمیل قادری رضوی
کہ تجھ پر فیض ہی احمد رضا پیر طریقت کا

بیاں تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی نیابت کا

تو وہ ہے ظل حق نور مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی ترے صدقہ میں ہم جیسے نابکاروں نے
لقب قرآں میں پایا خدا سے خیر امت کا

انھیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انھیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریل امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں ہی جنت کا

رجائے یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللّٰہ کا جو ہو گیا رب ہو گیا اس کا
فقط ذات مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھکو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیونکر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولا تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جان مشک و عنبر ہوں
کہ جنکے واسطے شانہ بنا ہے دست قدرت کا

عبث ہے اسکو اہل بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہو گیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہیگا بول بالا اہلسنت کا

ق

ابو جہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پہ شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شان رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھکر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
بروز حشر لیکر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخم بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوب الٰہی کی عداوت کا

علوم غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا — اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا
محبوب ہو تم خالق کل مالک کل کے — کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا
کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف — اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا
اللہ نے بنایا تمھیں کونین کا حاکم — اور رکھا لقب احمد مختار تمہارا
بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم — دل سے کوئی گر نام لے اکبار تمہارا
امت کے ہو تم حامی و غمخوار طرفدار — اللہ تعالیٰ ہے طرفدار تمہارا
تم اول و آخر ہو تمھیں باطن و ظاہر — رب کرتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمہارا
کیا جانیے کیا اوحیٰ ہے کیا راز ہے مخفی — تم جانتے ہو یا وہی ستار تمہارا
تم پیارے نبی نور جلی سر خفی ہو — اللہ تعالیٰ ہے خبردار تمہارا
سر ہے وہی سر جنمیں ترا دھیان ہے ہر آن — اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمہارا
جسکو مرض عشق نہیں ہے وہ ہے بیمار — اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا
ہر وقت ترقی پہ رہے درد محبت — چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا
دل میں نہیں کچھ اسکے سوا اور تمنا — اللہ دکھا دے ہمیں دربار تمہارا
یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ — سرکار نہیں کون نمک خوار تمہارا
ہر دم ہے تمھیں اپنے غلاموں پہ عنایت — دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمہارا
بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں — دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمہارا
ق کیوں عرض کروں مجھکو ہے اس چیز کی حاجت — سب جانتا ہے یہ دل بیمار تمہارا
بالیں پہ چلے آؤ دم نزع خدارا — دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمہارا
لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے — مر جائے اگر ہند میں بیمار تمہارا
پرواز کرے جسم سے جب روح تو دم میں — اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمہارا
امت بھی تمہاری ہوئی اللہ کو پیاری — اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمہارا
اٹھ جائے مدینے سی لحد کا مری پردہ — میں دیکھ لوں وہ چاند سا رخسار تمہارا
دن رات جو کرتے ہیں خطاؤ پہ خطائیں — بخشش کیلیے اُن کی ہے اصرار تمہارا
ق اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شب معراج — دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا
جب تمکو بلایا شب معراج خدا نے — جبریل بنا غاشیہ بردار تمہارا

بندوں کو کسی وقت نہ بھی دل سے نہ بھلایا
ہے امت عاصی پہ عجب پیار تمھارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل افگار تمھارا
غمخوار تمھارا ہے وہ دلدار تمھارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمھارا
بیڑا ہوا اے اہل سنن پار تمھارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہدو
سرکار مدینہ ہے خریدار تمھارا

میدان قیامت میں بجز ذات مقدس
اور عاصیو ہے کون خریدار تمھارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو آپہنچا مددگار تمھارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل
جسوقت جمے حشر میں دربار تمھارا

دنیا میں قیامت میں سر پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمھارا

اے کاش ملائک سر محشر کہیں مجھ سے
لو دھلگیا سب جرموں کا طومار تمھارا

اعدا کو جلانے کیلیے نار حسد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمھارا

ق

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمھارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انھیں رب واحد قہار تمھارا

بلبل ہے جمیل رضوی اے گل وحدت
ملجائے اسے رہنے کو گلزار تمھارا

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکم حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کیا کرتے ہیں جب اہل سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انسان گزارے عمر مدحت میں
ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حضرت موسیٰ محمد کا

عدیم المثل ولاثانی ہے وہ ذات مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمت کفر و ضلالت بزم دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اِسکا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحر وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہِ مدینہ بادشاہِ ہفت کشور ہے
ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سنانے آئے مژدہ حضرت عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمع باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مقدر عرش کی تقدیر پہ قربان
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

ورفعنا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھر پرا عرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیونکر مشک و عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ سے یوں آواز آتی ہے
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جنکی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھکے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصل نبی وصل الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھکر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے وہ غلام مصطفےٰ بندہ ہے شیطان کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیل قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کہ بیخود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لیے تھا اے گنہگارو سیہ کارو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جدم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامان محمد کے سروں سے بار عصیاں کو
اڑا لیجائیگا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دھلنے کیلیے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابر رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامان عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

لحد کا خوف کیوں ہو روز محشر کا کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر لکھکے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جدم تو کہدونگا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر مونھ پھیرے جنت سے شیدائی
کہ ہے رشک بہار خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچیگا
مدینے کی طرف دوڑیگا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تن خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سے قابض الارواح جب آکر
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھُوَالْمُعْطِی وَاِنّی قَاسِمٌ سے صاف ظاہر ہے
بٹیگا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
ملیگا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیل قادری مشکل ہے مدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ اُن کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا اُنکا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا اُن کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلی اُنکا

نعمتوں کا ہے خزانہ در والا اُن کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا اُنکا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا اُن کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا اُنکا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا اُن کا
خوان افضال پہ مہماں ہے زمانہ اُنکا

سر بسر نور خدا ہے قد بالا اُن کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اُجالا اُنکا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا اُنکا

کونسی شئے ہے وہ جس پہ نہیں قبضہ ان کا
کعبہ و ارض و سما عرش معلّیٰ اُنکا

زندگی پاتا ہے کونین میں مردہ اُن کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا اُنکا

حشر میں پل سے اتارے گا سہارا اُن کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ اُنکا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جسکا شافع نہیں ہے مجھکو وسیلہ اُنکا

ذکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ اُنکا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جسنے جو مانگا دیا کام ہے دینا اُنکا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی تھے
منہ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا اُنکا

بوسے لینا کبھی آنکھوں کو منور کرنا
ہاتھ آتا جو کہیں نقش کف پا اُنکا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ اُنکا

جان و دل کر دیں فدا نقش قدم پہ انکے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسن زلیخا اُنکا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا اُنکا

دی منادی نے ندا حشر میں لے مشتاقو
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ اُنکا

سب مہینوں میں مبارک ہے ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں برتر ہے دوشنبہ اُنکا

میں رضا کا ہوں رضا انکے تو میں انکا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ اُنکا

تجھکو کیا فکر ہے بخشش کی جمیل رضوی
ہاتھ میں ہے ترے دامانِ معلّٰے اُن کا

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیبِ کبریا ۔۔۔ اور رہا ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کبریا
آنکھ میں ہو نورِ دندانِ حبیبِ کبریا ۔۔۔ سر میں ہو سودا و ارمانِ حبیبِ کبریا
ان کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا ۔۔۔ دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیبِ کبریا
زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حال میں ۔۔۔ میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیبِ کبریا
کیسا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پہ اگر ۔۔۔ سگ بنائیں مجھکو دربانِ حبیبِ کبریا
اک نظر دیکھو جمالِ آفتابِ ہاشمی ۔۔۔ میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیبِ کبریا
بنگئے منگتا ان کے در کے شاہ عالم ہو گئے ۔۔۔ اے زہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا
تار ہے گورِ غریباں وقت ہے امداد کا ۔۔۔ میں فدا اے شمعِ شبستانِ حبیبِ کبریا
لٹ رہی ہے ساقیِ کوثر کے میخانہ میں مے ۔۔۔ جوش میں ہیں آج مستانِ حبیبِ کبریا
صاحبِ لولاک کے باعث ہوئی ایجادِ خلق ۔۔۔ ماسوی اللہ سب ہی سامانِ حبیبِ کبریا
راہِ حق میں دیکے سر قربانِ جاناں ہو گئے ۔۔۔ کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیبِ کبریا
بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا ۔۔۔ ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا
عہد رب نے روزِ میثاق انبیاء سے لیلیا ۔۔۔ سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیبِ کبریا
کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں ۔۔۔ اسقدر اونچا ہے ایوانِ حبیبِ کبریا
اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا ۔۔۔ تجھپہ جاں قربان احسانِ حبیبِ کبریا
کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے ۔۔۔ ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا
جس کے بلبل ہیں ابو بکر و عمر عثمان و علی ۔۔۔ رشکِ جنت ہے وہ بستانِ حبیبِ کبریا
غارِ تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی ۔۔۔ آفریں اے جاں نثارانِ حبیبِ کبریا
خوابِ مولیٰ پر نمازِ عصر کو قرباں کیا ۔۔۔ ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیبِ کبریا
ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں ۔۔۔ جز ترے اے چشمِ گریانِ حبیبِ کبریا
عقلِ عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال ۔۔۔ ہاں خدا سے پوچھیے شانِ حبیبِ کبریا
تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیل قادری ۔۔۔ بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا
فیضِ مرشد ہے جمیل قادری تم کو سدا ۔۔۔ تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا / وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا
جو یاں عشق احمد میں سرشار ہوگا / وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا
نبی کی بدولت بروز قیامت / خداوند عالم کا دیدار ہوگا
بھٹکتے پھریں کس لیے انکے عاصی / شفیع الوریٰ سب کا غمخوار ہوگا
نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت / فترضی کا جلوہ نمودار ہوگا
جسے چاہیں بخشیں کہ خلد وجناں میں / خدا کی قسم دخل سرکار ہوگا
شفاعت کا دولھا بنائیں گے انکو / انھیں تاجِ بخشش سزاوار ہوگا
یہاں انکا دامن پکڑ لو وگرنہ / مدد چاہناواں پہ بیکار ہوگا
عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے / مخالف نبی کا گرفتار ہوگا
مدینے کی گلیاں دکھاوے خدایا / یہ اچھا وہیں پر دل زار ہوگا
جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا / ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا
مدینے پہنچنے تو دو ہم سفیرو / بسیرا مرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا / مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا
یہ عبد المطلب کی خوبیٔ قسمت کہ انکے گھر / چراغ لامکاں کون ومکاں کا تاجور آیا
وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں / نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا
ربیع پاک تجھ پر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں / کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا
ہوئے جب جلوہ فرما شاہِ ذیشاں بزم دنیا میں / ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا
جھکا جاتا ہے سجدے کیلیے اسواسطے کعبہ / کہ مسجودِ ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا
نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر / کہ ہمراہی میں اپنی لیکے وہ فتح وظفر آیا
کہانت شکلی باطل کہ اب وہ مخبر صادق / بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا
علوم اولین وآخریں ہیں جس کے سینے میں / خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا
نفاقِ جاہلیت سے کہو اب منہ چھپا بیٹھے / قبائل کو وہ کرنے کیلیے شیر وشکر آیا
شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو / مگر ابلیس اپنی ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

زمیں بولی کہ تجھانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
ندا کعبہ سے اٹھی اب مرا مقصود بر آیا

گنہگارو کدھر ہو فرد عصیاں اپنی دھو ڈالو
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو اے مفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا "تاجور" آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ انکا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹکر آیا

دیا حکم حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
زمیں کو چیرتا سجدہ کناں فوراً شجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
خیال امت عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظلمت مرقد کہ وہ جان قمر آیا

وہابی محفل اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں کفر کی بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیل قادری جب سبز گنبد انکا دیکھو گا
تو سمجھونگا کہ نخل تمنا میں ثمر آیا

شاہ کونین جلوہ نما ہو گیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہو گیا

منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپکا مصطفیٰ ہو گیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے کو تو واسطہ ہو گیا

آپ وہ نور حق ہیں کہ قرآن میں
وصف رخ آپکا والضحیٰ ہو گیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہو گیا

لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہو گیا

ایسی نافذ تمھاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہو گیا

مہ دو پارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارہ تمھارا ذرا ہو گیا

کن کی کنجی نہ کیونکر ہو تیری زباں
حکم رحمن تیرا کہا ہو گیا

لب عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہو گیا

سیر کر جائیں آکر جناب مسیح
شہر طیبہ بھی دار الشفا ہو گیا

خاک روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاج شاہان زر نقش پا ہو گیا

آتش عشق مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہو کر کھرا ہو گیا

جس نے نظارہ سبز گنبد کیا
اس کا پورا ہر اک مدعا ہو گیا

ہم بھی طیبہ کو اڑ جائیں گے ایکدن
ناز کیوں تجھکو باد صبا ہو گیا

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے
تو ہی تو ابتدا انتہا ہو گیا

اُس نے واللہ اللہ کو پا لیا
جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہو گیا

حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے
سچے دل سے جو بندہ ترا ہو گیا

پار گرداب عصیاں سے کیونکر نہ ہو
جس کی کشتی کا تو ناخدا ہو گیا

تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں توہی
نام لیوؤں کا مشکل کشا ہو گیا

نام نامی ترا نام حق یا نبی
ناتوانوں کے حق میں عصا ہو گیا

اس کو فرصت غم دو جہاں سے ملی
جو بھی دل سے غلام آپکا ہو گیا

روسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا
ہاں بھروسہ تری ذات کا ہو گیا

عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال
اک سہارا فقط آپ کا ہو گیا

روز محشر مرا اک نام لیوا ترا
اک اشارے میں تیرے رہا ہو گیا

لو مبارک تمہارے لیے عاصیو
باب رحمت محمد کا وا ہو گیا

خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار
جو ترے آستاں کا گدا ہو گیا

سر درِ نبی اُسے سروری مل گئی
تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہو گیا

کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد
روضۂ پاک پہ جو فنا ہو گیا

یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو
موت اور زندگی کا مزا ہو گیا

کچھ بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک
سب کو صدقہ تمہارا عطا ہو گیا

واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب
تیری امت پہ فضل خدا ہو گیا

نام تیرا شفا ہر مرض کے لیے
نام لیوؤں کو تیرے دوا ہو گیا

داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی
زخم دل کا ہمارے ہرا ہو گیا

گور میں حشر میں داغ عشق نبی
غیرت شمس و بدر الدجیٰ ہو گیا

نام تیرا دم نزع جس نے لیا
اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا

دشمن و دوست مفلس غریب امیر
تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہو گیا

علم غیب نبی کا جو منکر ہوا
قہر قہار میں مبتلا ہو گیا

دیکھ آئینہ نجدی کہ تو من سے
تیرا چہرہ تو الٹا توا ہو گیا

ناز کرلے جمیل اپنی قسمت پہ تو
خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا | مخلوق الٰہی ہے سامان محمد کا
پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے درِ اقدس سے | ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا
ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے | کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا
دیتے ہیں ملک پہرہ سرکار کے روضے پر | جبریل معظم ہے دربان محمد کا
عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا | خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا
شاہانِ جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر | فرمان الٰہی ہے فرمان محمد کا
حور و ملک و غلمان جن و بشر و حیوان | لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا
طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم | لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا
تکلیف سفر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر | برسے گا ترے اوپر باران محمد کا
رویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی | لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا
افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا | بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا
کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں فوج الم گھیرے | سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا
دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے | ہو وردِ زباں کلمہ ہر آن محمد کا
جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی | کیا منہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیل اپنی شاہوں سے رہے بڑھ کر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا | ہر ذرہ ثنا خواں ہے ہوئی تری رفعت کا
کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں | کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا
ہم بھول گئے تجھ کو تو نے نہ کبھی چھوڑا | کس منہ سے کریں پھر ہم دعوی تری چاہت کا
خود امتی ملنے کی مالک سے تمنا کی | موسے نے سنا جب دم رتبہ تری امت کا
مخلوق الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا | جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا
اس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو | جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا
دربار عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی | غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا
ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی | ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا
پڑتی ہی نظر سب کی آقا ترے دامن پر | اٹھتا ہے تری جانب منہ ساری ہی خلقت کا

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہونگے
موقعہ حشر میں دیکھیں گے پیاری تری امت کا

اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی
سردار مدینہ جب دولھا ہے شفاعت کا

فہرست کھلی جسدم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا

اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے
ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جبوقت کھلیگا در ہولی تری جنت کا

یہ حکم ملک ہوگا مالک سے کہ اے مالک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا

سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں
اُن سب پہ ہوا بھاری پلہ تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہمکو آقا کی شفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دربار عدالت میں اللہ سے کہدوں گا
دیدے تو صلہ مجھکو محبوب کی مدحت کا

دونوں ہوں بہم یکجا کعبہ بھی مدینہ بھی
گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا

پھر قلب میں ہندونکے اک زلزلہ پیدا ہو
گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زنار وصنم توڑے ایمانکے دیے توڑے
اعلان کیا تم نے جس وقت رسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندونکو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

اعدا نے تو ایذا دی مولے نے دعا یوں کی
دکھلادے انھیں یا رب رستہ تو ہدایت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہدونگا یہ آقا سے
یاں کھینچکے لایا ہے ارمان زیارت کا

بوجہل کو شان انکی کس طرح نظر آتی
کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا

اسی کی زباں پر تو ہے ذکر نبی ہر دم
نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیل اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھکو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفےٰ

دل میں دے یا رب ولائے مصطفےٰ
اور سینہ میں ہو جائے مصطفےٰ

تیرے پیارے کا میں دیوانہ ہوں
یہ دعا ہے اے خدائے مصطفےٰ

مصطفیٰ ہیں ساری خلقت کیلیے ساری خلقت ہے برائے مصطفیٰ
ڈھونڈھتے ہیں سب رضا اللہ کی چاہتا ہے حق رضائے مصطفیٰ
کیا نسیمِ خلد خوش آئے اسے جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفیٰ
رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ دین رب کی ہے عطائے مصطفیٰ
رہ گئے سدرہ پہ جبرائیل امیں عرش سے بھی پار جائے مصطفیٰ
دشت طیبہ میں بہار خلد ہے جان جنت ہے سرائے مصطفیٰ
منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے ورد ہے جس کا ثنائے مصطفیٰ
میری امت میری امت بخشدے ہے یہی ہر دم دعائے مصطفیٰ
روز محشر اُن کے بندوں کے لیے راہبر ہوگی ضیائے مصطفیٰ
حکم حق ہوگا کہ جائے سب سے قبل خلد میں ہر ہر گدائے مصطفیٰ
پل سے گزریں انکے بندے بے خطر رَبِّ سَلِّمْ ہے صدائے مصطفیٰ
یوں پکاریگا منادی حشر میں عاصیو مژدہ وہ آئے مصطفیٰ
اپنی امت کو چھڑانے کے لیے حشر میں تشریف لائے مصطفیٰ
جانکنی کے وقت از راہِ کرم چہرۂ انور دکھائے مصطفیٰ
پوچھنے کیا ہو فرشتو قبر میں بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
مہر محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
کیوں ڈرائیگی مجھے نار جحیم بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
دو قدم میں ہوگی طے راہ صراط بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس بندۂ حق ہوں گدائے مصطفیٰ
روز محشر دھوپ میں ہونگے عدو ہم گدا زیر لوائے مصطفیٰ
چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفیٰ

ہے تمنائے جمیل قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفیٰ

نام لیوا تیرا کوچہ سے ترے شاد آیا کب ترے در سے کوئی ہو کے ناشاد آیا

لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن
جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا

تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں
لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا

نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو
رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا

جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا
آن کی آن میں تو بر سر امداد آیا

تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذات خدا
اک نظر دیکھ لیا تجھکو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ احباب کہیں
اے **جمیل رضوی** دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پہ تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرْ فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھکو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہ رسالت کیا کہنا

سب مثل ہتھیلی پیش نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نور نظر یہ چشم بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا

ہو حسن نبی کی کیسے صفت جسکی ہے خدا کو بھی چاہت
والشمس چمک طٰہٰ رنگت پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے، ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھلجائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جھک کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابر رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی بھری ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلسنت کیا کہنا

وہ ماہ عرب آج کعبہ میں چمکا — جو مالک ہے سارے عرب و عجم کا
نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا — یہ جلوہ ہے عالم میں سب اسکے دم کا
ہوا اس طرف رحمت حق کا دورہ — جدھر ہو گیا ایک پھیرا قدم کا
ہیں اس عدل و انصاف رحمت کے قربان — مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا
کیا سارے عالم کو سرشار وحدت — اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا
ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت — یہ ہے فیض سب تیرے جود اتم کا
ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں — اشارہ فقط تیری چشم کرم کا
عرب والے آقا کی دی جب دہائی — اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا
یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر — سہارا ہے بس اک شفیع الامم کا

عرب کے قمر مجھکو صورت دکھادو
میں دنیا میں مہماں ہوں کوئی دم کا

خدا نے انھیں لامکاں میں بلایا
بیاں کس سے ہو انکے جاہ و حشم کا

جو رضواں مدینے کو دیکھیں تو کہدیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا

ترے علم و سمع و بصیرت کا منکر
وہابی ہے کمبخت اندھا جنم کا

کہے شرک جسکو اسی میں ہو شامل
ادھر ہی ہے کیا ٹھیک تیرے دھرم کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نار دوزخ سے بچائیگا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنےٰ اشارہ غوث کا

نزع میں مرقد میں یا محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل
لکھدیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب ہے پوچھے مجھکو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھکر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان معلےٰ غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خس و خاشاک عصیاں آن میں بہ جائیگا
جوش پر آجائیگا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کیلیے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کے لیے ملجائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہ جن و انساں آپکا نقش قدم
تاج والوں کیلیے ہے تاج تلوا غوث کا

روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشم دل میں ہے اجالا غوث کا

سلطنت شاہ مدینہ نے عطا فرمائی ہے
رائج اقلیم ولایت میں ہے سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے انکے ذکر و فکر سے
ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

کر رہے ہیں اشقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا

نقشۂ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جمانے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے
ہم سے کتے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب
عاشقو دل کھول کر لو نظارہ غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیل قادری ورد زباں ۔۔۔ نام حق کا اور حبیب کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیل
ہے رضا مرشد تمہارا جسکا پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا ۔۔۔ ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں ۔۔۔ سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث اعظم کا
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہکر تسلی دی غلاموں کو ۔۔۔ قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا
جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے ۔۔۔ یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا
سجل انکو دیا وہ رب نے جسمیں صاف لکھا ہے ۔۔۔ کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے ۔۔۔ مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا
جہاز تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا ۔۔۔ وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا
گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا ۔۔۔ سمجھ میں آ نہیں سکتا معمّا غوث اعظم کا
شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے ۔۔۔ عجب دار الشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا
نہ کیوں کر اولیا اس آستانے کے بنیں منگتا ۔۔۔ کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا
بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ ۔۔۔ ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا
بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ سے یہ ظاہر ہے ۔۔۔ کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا
وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا صاف کہتا ہے ۔۔۔ کہ ہر اک قطب ہے عالم میں چیلا غوث اعظم کا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر ۔۔۔ تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا
سلاطین جہاں کیوں کر نہ انکے رعب سے کانپیں ۔۔۔ ترا یا شیر کو خطرے میں کہتا غوث اعظم کا
ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی ۔۔۔ پڑھا جنگل میں جب اسنے وظیفہ غوث اعظم کا
ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر ۔۔۔ جو چاہا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا
بنا ہفتہ بنا دن سال نو جو وقت آتا ہے ۔۔۔ ہر اک پہلے بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا
جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے ۔۔۔ تو مٹ سکتا ہے پھر کسطرح چاہا غوث اعظم کا
فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا انکے سوالوں کو ۔۔۔ دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا
وہ کہکر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ جلا دیتے ہیں مردوں کو ۔۔۔ بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا
جلایا استخوانِ مرغ کو دست کرم رکھکر ۔۔۔ بیاں کیا ہو سکے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

اِلیٰ یَا مُبَارَکْ آتی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے سنکر نور رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانیکو جاتے تھے
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دینِ اقدس کو کیا زندہ
محی الدین ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دمِ فرماں خراسانیں معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی انکو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے اُن کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سر مجلس
بجے کیونکر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

اگرچہ مرغ سب بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولیگا ہمیشہ غوث اعظم کا

کھلے سفتاد در اک آن میں علم لدنی کے
خزینہ بنگیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا

ہے سارا ظاہر و باطن اُن کے آگے آئینہ
کسی شے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

قصیدے میں جناب غوث کے دیکھو نظر تم کو
تو سوجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا

رہے پابند احکامِ شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیرخواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

ہے جب عرشِ الٰہی پہلی منزل انکے زینہ کی
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

عطا کی سربلندی حق نے اہل اللہ کے جھنڈونکو
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں اپنی اولیا زندہ
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

مری جانکندنی کا وقت راحت سے بدلجائے
سر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

رہائی ملیگی اسکو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر ملگیا جسکو وسیلہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اسپہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جسکے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو رکھدینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہدونگا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہی ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کسکا غوث اعظم کا

جناب غوث دولھا اور براتی اولیا ہونگے
مزہ دکھلائیگا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کسکا غوث اعظم کا

یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کسکے
برستا ہے کرم کا کسکے جھالا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھٹ رہے ہیں اس لیے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

گزاری کھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش
مگر کام آگیا اس دم وسیلہ غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹونگا کبھی دامن پہ مچلونگا
بتادونگا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا ملجائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھکو سگ اپنا جو کتا غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے کہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صور سنکر قبر سے اٹھتے ہی پوچھونگا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستانِ پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھاکے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی ﷺ نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوث اعظم کا

نبی ﷺ کے نور کو گر دیکھنا چاہے انھیں دیکھے
سراپا نور احمد ﷺ ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ ﷺ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر
خدا کا رحمۃ للعٰلمین اسکا غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

مناجات در بارگاہ مرجع انام

درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

ورد میرا ہو تیرا کلمۂ پاک
جبکہ دنیا سے ہو سفر یارب

شجرِ نعت دل میں بویا ہے
جلد اس میں لگا ثمر یارب

تیرے محبوب کا میں واصف ہوں
دے زباں میں مری اثر یارب

بطفیل رسول ہر دوسرا
ساتھ میرے رہے ظفر یارب

تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے
مجھکو کس کا ہو پھر خطر یارب

ق ایسا مجھکو گما دے الفت میں
نہ رہے اپنی کچھ خبر یارب

دیکھنے کے لیے مجھے ترسے
عمر بھر میری چشم تر یارب

جان نکلے تو اس طرح نکلے
تیرے در پر ہو میرا سر یارب

ق قبر میں اور جانکنی کے وقت
جب ہو حالت مری دگر یارب

سختیوں سے مجھے بچا لینا
رکھنا رحمت کی تو نظر یارب

ایسی دے میرے دلکو اپنی تلاش
مجھکو ملجائے تیرا گھر یارب

آستانے کا اپنے رکھ منگتا
نہ پھرا مجھکو دربدر یارب

میں نے پھیلایا دامن مقصود
بھر دے رحمت کے تو گہر یارب

دل ویراں کو نور سے بھر دے
کہ ہو آباد یہ کھنڈر یارب

عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ
میرے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز
شام سے میں کروں سحر یارب

میرے سینے کو اپنی الفت سے
بطفیل حبیب بھر یارب

ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے
گو کسی جا نہیں مگر یارب

تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود
سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب

نحن اقرب سے کھل گیا تو ہے
رگِ جاں سے قریب تر یارب

تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم
مور و مار و شجر حجر یارب

کرتے ہیں صبح و شام لیل و نہار
تیری تسبیح خشک و تر یارب

میرے جرم و قصور پر تو نہ جا
اپنی رحمت پہ کر نظر یارب

نہ ٹھکانا مرا لگے گا کہیں
تو نے چھوڑا مجھے اگر یارب

اپنے محبوب کا مجھے واصف
رکھ تو رحمت سے عمر بھر یارب

اڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں
میرے لگ جائیں ایسے پر یارب

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو — جیسے نکلا کوئی قمر یارب
میرے پیارے ترے حبیب جنھیں (ق) — تو نے بلوایا عرش پر یارب
اُنکا اور اُنکی آل کا صدقہ — خاتمہ تو بخیر کر یارب
میری اولاد اور مری بہنیں (ق) — اور مرے مادر و پدر یارب
جملہ احباب اور سب اہل سنن — کل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب
دشمنوں پر طفیل غوث وری — میرے مرشد کو دے ظفر یارب
میرے استاد تھے حسن مرحوم — نور سے ان کی قبر بھر یارب
اتحاد ایسا سنیوں میں دے — کہ رہیں شیر اور شکر یارب
ذکر محبوب کی یہ محفل ہے — اس میں حاضر ہیں جو بشر یارب
مرد و عورت گدا غریب و امیر — سب کی پوری مرادیں کر یارب
نیک کاموں کی انکو دے توفیق — کر عطا سب کو زور و زر یارب
جو ہیں کم رزق مفلس و محتاج — رزق دے انکو پیٹ بھر یارب
لاولد کی مراد پوری کر — نیک بیٹوں سے گود بھر یارب
بانی مجلس مبارک کا — رہے ٹھنڈا دل و جگر یارب
جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے — کر عطا اُن کو تو سقر یارب
نیچری و وہابی و رافض — قہر کی اُن پہ کر نظر یارب
اور جتنے ہیں دشمن اسلام — جلد دوزخ میں انکو بھر یارب
مسخ کر دے کہ اُن کی ہو جائے — صورت و صوت مثل خر یارب
دے یہ توفیق تیرے اعدا سے — اہلسنت کریں حذر یارب
زیر ہر دم رہیں ترے دشمن — دین تیرا رہے زبر یارب

قادری ہے جمیل اے غفار
سب گنہ اُس کے عفو کر یارب

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب — اور ہلال عید ابروئے حبیب
جان کو قرباں کروں مثل چکور — خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب
عرض کرنا بیکلی میری صبا — ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

زاہدو ہے فکر تم کو خلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب

جو فدا ہیں عشق مولیٰ میں انھیں
آئی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا
وہ کھلے پہ نور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریل امیں
اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب

عشق میں پاس شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا
میں ترے قربان اے خوئے حبیب

اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگ کوئے حبیب

ڈھونڈھتے ہیں سب رضامندی حق
حق تعالیٰ ہے رضاجوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرت خالد کا ہے یہ تجربہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اوپر بار عالم کا لیا
مرحبا اے زور بازوئے حبیب

اے جمیل قادری ہشیار رہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو ورد کرو صل علیٰ آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح وثنا آجکی رات

زیب دنیا ہوئے وہ شاہ ہدیٰ آجکی رات
دونوں عالم میں ہی یہ شور رہا آجکی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آجکی رات
مہ خورشید نے منہ ڈھانک لیا آجکی رات

مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آجکی رات
وا دریائے اجابت کا ہوا آجکی رات

نار فارس کی بجھی نور الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آجکی رات

خشک ساوا ہے سماوا میں ہے دریا جاری
لو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آجکی رات

اس لیے نصب کیا سبز علم کعبے پہ
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آجکی رات

اہل توحید نے تکبیر کا وہ شور اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آجکی رات

زلزلہ آگیا شق ہو گیا قصر کسریٰ
ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آجکی رات

شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کفر کفار کا کافور ہوا آجکی رات

سرنگوں ہو گئے بت اور زمیں کے سارے
کعبہ پاک بھی سجدے میں جھکا آجکی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر ۔۔۔ کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات
جانور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی ۔۔۔ اور شیاطین میں ہے فریاد و بکا آجکی رات
گل وہ پھولا ہے مہک جائینگے دونوں عالم ۔۔۔ کہیں گلشن میں ہے یہ باد صبا آجکی رات
خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے ۔۔۔ جھومکر کعبے سے ہے ابر اُٹھا آجکی رات
آرہے ہیں در اقدس پہ مرادیں لینے ۔۔۔ ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آجکی رات
کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم ۔۔۔ اس طرف کو بھی نظر بہر خدا آجکی رات
اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا ۔۔۔ سنبول کے کر دشکر خدا آجکی رات

اے جمیل رضوی وصف نبی کر اتنا
کہ رضامند ہو احمد کی رضا آجکی رات

مبارک عرض

کروں کیا حال دل اظہار یا غوث ۔۔۔ کہ تم ہو عالم الاسرار یا غوث
نکالو بحر غم سے میری کشتی ۔۔۔ ہے حائل بیچ میں منجدھار یا غوث
سوا تیرے کہوں کس سے غم اپنا ۔۔۔ نہیں میرا کوئی غمخوار یا غوث
مدد کا وقت ہے امداد کیجئے ۔۔۔ مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث
دل تاریک پر فرمادے صیقل ۔۔۔ مرا سینہ ہو پر انوار یا غوث
عطا صحت کامل اسے بھی ۔۔۔ یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث
بلا بغداد میں للہ آقا ۔۔۔ دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث
اشارے سے تری رحمت کے بنجائے ۔۔۔ یہ اُجڑا تن مرا گلزار یا غوث
مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر ۔۔۔ نظر آئیں ترے انوار یا غوث
نہ گھبراؤں شب تار لحد سے ۔۔۔ نظر آئیں ترے انوار یا غوث
کھلے جب خواب مرقد سے مری آنکھ ۔۔۔ مجھے ہو آپکا دیدار یا غوث
تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا ۔۔۔ قمر یا مطلع انوار یا غوث
رہ موصل ہوئی اک آن میں طے ۔۔۔ کرامت آپ کی رفتار یا غوث
مدد فرمائیے یا غوث اعظم ۔۔۔ مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ
بکا لاسیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو
بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھا دو
اَغِثْنِیْ یَاحَبِیْبِیْ غَوْثُ الْاَعْظَمْ
کہاں تک میں پھروں بیکار شاہا
بڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ
مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر
خودی ایسی مٹا دل سے کہ مل جائیں
مجھے ایسی عطا کر یا دِ اپنی
فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں
تمنا بلبل شیدا کی یہ ہے
مجھے دنیا میں جنت ہو جو ملجائے
کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن
ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر
رہے سرسبز میرا غنچۂ دل
پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم
رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت
ترے اک قطرۂ رحمت کیسے دھلجائے
پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا
کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم
کہے جاؤ مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ تم
زہے قسمت قیامت تک رہے گا
تمامی اولیا کے تا قیامت
کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ
سفارش کیجیے محشر میں میری

کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث
مرے بیڑے کو کردو پار یا غوث
کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یا غوث
ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث
مجھے کردیجیے باکار یا غوث
ذرا کر دیجیے بیدار یا غوث
مجھے کر دیجیے ہشیار یا غوث
خدا اور احمد مختار یا غوث
نہ بھولوں میں تجھے زنہار یا غوث
ترا دربار پر انوار یا غوث
ملے بغداد کا گلزار یا غوث
تمھارا سایۂ دیوار یا غوث
تمھارا طالب دیدار یا غوث
نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یا غوث
چبھے کوئی نہ غم کا خار یا غوث
رہے جبتک نفس کا تار یا غوث
مجھے ایسا بنا دیندار یا غوث
گناہوں کا مرے طومار یا غوث
عبور پل نہ ہو دشوار یا غوث
پکارے جو تمھیں اکبار یا غوث
پکارے جاؤں میں ہر بار یا غوث
مریدوں پر تمھارا پیار یا غوث
تمھیں ہو قافلہ سالار یا غوث
تمھارے گیسوئے خمدار یا غوث
کہ مجھکو بخشدے غفار یا غوث

مسلماں کیجیے ایسا خدارا
کہ توڑے نفس کا زنار یا غوث

اطبا کر سکیں جس کا نہ چارہ
تو کھو دیتا ہے وہ آزار یا غوث

مریضوں کے لیے دار الشفا ہے
ترا دربار پر انوار یا غوث

ہیں ملتی نامرادوں کو مرادیں
ترا دربار ہے دُربار یا غوث

سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں
ترا دربار ہے دُربار یا غوث

اغنی کہکے جو مانگا وہ پایا
ترا دربار ہے دُربار یا غوث

رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے
علی کرتے ہیں تجھکو پیار یا غوث

قدم تیرا ہے دوش اولیا پر
تجھے حق نے کیا سردار یا غوث

نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر
بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث

رسول اللہ نے سینے میں تیرے
بھرے ہیں غیب کے اسرار یا غوث

علوم مصطفٰے و مرتضٰے کے
تمھیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث

لقب ہے مجمع البحرین تیرا
ہیں جاری تجھ سے سب انہار یا غوث

عراق اجمیر و مارہرہ بریلی
نہیں کس جا ترے انوار یا غوث

دل مغموم سے میری بصد آہ
نکلتی ہے صدا ہر بار یا غوث

ہے میری تاک میں شیطان مردود
مدد تیری رہے طیار یا غوث

تمھارے دشمنوں کے کاٹنے کو
زباں میری بنے تلوار یا غوث

خدا اسکا خاص بندہ بن گیا وہ
کیا جس نے ترا اقرار یا غوث

خدا بھی ہوگیا ناراض اُس سے
تو جس سے ہوگیا بیزار یا غوث

ملا تک ہو گیا مقہور ایزد
کیا جس نے ترا انکار یا غوث

ہوئی ذلت اُسے دونوں جہاں میں
پڑی جس پر تری پھٹکار یا غوث

دوبارہ دین کو اب زندہ کیجیے
ہوئی ہے یورش کفار یا غوث

رہیں منگتا ہمیشہ شاد آباد
اور اعدائے لعین فی النار یا غوث

جمیل قادری کی لاج رکھنا
حضور واحد قہار یا غوث

پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج — جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج

حوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شب معراج — خالق نے محمد کو بلایا شب معراج

گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کہ ہم پر — باران کرم جھوم کے برسا شب معراج

اے رحمت عالم تری رحمت کے تصدق — ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شب معراج

جسوقت چلی شاہِ مدینہ کی سواری — سجدے میں جھکا عرش معلّٰی شب معراج

خورشید و قمر ارض و سما عرش و ملائک — کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شب معراج

وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر — ملتا نہ تھا نظارہ کو رستہ شب معراج

مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو — اللہ نے جبریل کو بھیجا شب معراج

بہ شان جلالت کہ نہایت ہی ادب سے — جبریل نے آقا کو جگایا شب معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ — سدرہ سے قدم جبکہ بڑھایا شب معراج

جبریل تھکے ہوگئے سرکار روانہ — منہ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شب معراج

ہمراہ سواری کے تھیں افواج ملائک — بنکر چلے اس شان سے دولھا شب معراج

یوں مسجد اقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی — طالب سے ملیں پڑھکے دوگانا شب معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی — پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شب معراج

جان دو جہاں رفعت سرکار پہ قربان — کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رفعنا شب معراج

مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا — حوروں نے کیا خوب نظارہ شب معراج

آراستہ ہو خلد مؤدب ہوں فرشتے — یوں ہاتف غیبی نے پکارا شب معراج

پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں — سر رات نبی کی ہو خدایا شب معراج

ق

تھی راستہ بھر اُنپہ درودوں کی نچھاور — باندھا گیا تسلیم کا سہرا شب معراج

دولھا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے — اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شب معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گل وحدت — خوشبو سے بسا عالم بالا شب معراج

روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اسکے — جب ماہ عرب عرش پہ چمکا شب معراج

تھا چرخ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر — سرکار گئے عرش سے بالا شب معراج

جب پہنچے مقام فتدلّٰی پہ محمد — خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شب معراج

اے صل علیٰ بزم تدلّٰی میں پہنچکر — اس ذات میں گم ہوگئے آقا شب معراج

ق

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی — ایسا دیا اللہ نے رتبہ شب معراج
عرش و ملک و ارض و سما جنت و دوزخ — اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شب معراج
تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرہ — اک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شب معراج
زنجیرِ در پاک کی ہلتی ہوئی پائی — اور گرم تھا وہ بسترِ اعلیٰ شب معراج
اے ماہ مدینہ تری تنویر کے قرباں — جمکا دیا امت کا نصیبہ شب معراج
لو عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے — کاٹا گیا عصیاں کا بیاباں شب معراج
لے مومنو مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے — بخشائش امت کا قبالہ شب معراج
بھیجو نگا میں امت کو تری خلد میں پہلے — حق نے کیا محبوب سے وعدہ شب معراج

اُس میں سے جمیل رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بڑا خاص جو حصہ شب معراج

ذکر حضور پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اُسی سے ہے کیجیے اسنے وائے روح

ایسا مجھے کرے خدا یاد حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشق شاہ میرے رہے بجائے روح

مدحت شاہ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں بھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح

طیبہ پہ ہے ادھر نظر جو رونکا اشتیاق ادھر
دیکھیے بعد انتقال کونسی سمت جائے روح

کر لو قبول یا نبی عرض جمیل قادری
جبکہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہ روئے محمد — کونین ہے عکس رخ نیکوئے محمد
تاباں ہے ہر اک شئے میں رخ پاک کا جلوہ — ہر گل سے چلی آتی ہی خوشبوئے محمد
ظاہر یہ ہوا آیہ اللہ رمیٰ سے — ہے قوت حق طاقت بازوئے محمد
جب نائب و محبوب خدا آپ ہی ٹھہرے — پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد
کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا — جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

مخلوق ہے جو پائے رضامندی خالق
اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد

دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذاؤں کا بدلہ
کیا خوب ہی عادت تری اے خوئے محمد

جب حشر میں کوئی بھی کریگا نہ سفارش
گھبرائے ہوئے آئینگے سب سوئے محمد

سب منتظر رحمت معبود ہیں لیکن
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالم کی نگاہیں
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

برسے گی شفاعت کی بھرن امت شہ پر
جسوقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد

مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگ کوئے محمد

تاریکی مرقد سے جو گھبرائے دل زار
پر نور بنائیں اُسے گیسوئے محمد

جنت تو منا ئیگی چلو میری طرف کو
اور میں یہ کہونگا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیل رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگ کوئے محمد

ہر شے میں ہے نور رخ تابان محمد
ہر پھول میں ہے خوشبوئے گلستان محمد

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہمشان محمد

مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت
رب عزوجل جانتا ہے شان محمد

آسکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یاران محمد

سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت
ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویان محمد

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربان محمد

اعدا کی شہادت کہ ہوئے آپ کے منکر
اور سنگ و شجر تابع فرمان محمد

محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی
مخلوق خدا تابع فرمان محمد

تفسیر نے لولاک لما کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمد

رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز
واللہ وہ ہے گنبد ایوان محمد

عشاق سمجھتے ہیں اُسے گلشن جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابان محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمان محمد

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھکر ہیں گدایان محمد

لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو
اور روح بنے بلبل بستان محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں
کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا
قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک اُن کا اشارہ
یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر
پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا
ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہکر

تو دیکھ تو دل چیر کے ارمان محمد
یاد آئے گا جس وقت بیابان محمد
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامان محمد
مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامان محمد
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامان محمد
جنت میں چلے جائیں گدایان محمد
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامان محمد

توصیف و ثنا تجھ سے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوان محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد
اللہ اکبر رب العلا نے
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
شیدا نہ کیوں ہوں اُس پر مسلماں
اللہ والا دم میں بنا دے
صل علیٰ کا سہرہ سجا کر
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں
پائیں مرادیں دونوں جہاں میں
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر
رکھو لحد میں جس دم عزیزو
پڑھتی درودیں دوڑینگی حوریں
روز قیامت میزان و پل پر
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر

دل کا اجالا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر شئے پہ لکھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے ہے پیارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کر لو وظیفہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رب کو ہے پیارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ والا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دولھا بنایا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سب کا ہے آقا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
گل ہے ہزارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے پکارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دل پر ہے کندہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مجھکو سنانا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لاشہ جو دیگا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دیگا سہارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
میں یہ کہوں گا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کردے اشارہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و الم میں یہی نام لیوا
بیڑا اپنا ہی میں آ گیا ہے
زخمی جگر پہ مجروح دل پر
دل میں عداوت خر کی بھری ہے
اپنے رضا کے قربان جاؤں
آنکھوں میں آ کر دل میں سما کر

کر دے اشارہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دیدے سہارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مرہم لگا جا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نجدی نہ لیگا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے سکھایا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رنگت رچا جا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے جمیل رضوی کے دل میں
آ جا سما جا نام محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر
اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار
خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو
خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی
اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں
کفار بد اطوار سے پڑھواتے ہیں کلمہ
اے ابر کرم بارش رحمت ذری ہو جائے
کیا دور ہے سرکار مدینہ کے کرم سے
گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق
بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا
اے باد صبا اتنا کرم بہر خدا کر
جو خلد نہ چاہیں گے مدینے کے عوض میں
ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں
کیا مہر قیامت ہمیں دکھلائے گا تیزی
مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ
ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امت عاصی
شب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا

کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر
جب آئے درود اس شہ عالم پہ پڑھا کر
اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ اٹھا کر
خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بھلا کر
یارب انھیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر
اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر
ہو جائیں گنہگار ابھی پاک نہا کر
تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر
لیجاتے ہیں طیبہ میں ملک اسکو اٹھا کر
ایمان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر
لیجا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر
لیجائیں گے رضوان انھیں جنت میں منا کر
ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر
سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر
ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر
مولیٰ یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر
محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

مطلع

ق

ہے کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے — وہ کونسی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر
مختار بنا کر اُنھیں فرمایا خدا نے — جو چاہے نہ دے اور جسے جو چاہے عطا کر
یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے — نام انکا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر
اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ قوت — مردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر
عالم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا — بھیجا ہے خدا نے انھیں ہر علم سکھا کر
تعلیم دی اک نام کو جبریل امیں نے — عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر
آجانا مدد کے لیے اے ماہ مدینہ — احباب چلیں قبر میں جب مجھکو سلا کر

مطلع
اک جام مئے عشق کا بندہ کو پلا کر — یا شاہ عرب اپنی محبت میں فنا کر

ق
یہ حکم ملا روح امیں کو شب معراج — جبریل ابھی لا مرے پیارے کو بلا کر
حاضر در اقدس پہ ہوئے روح معظم — اور عرض یہ کی رحمت عالم سے جگا کر
حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا — ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر
دولھا بنے تیار ہوئے صاحب معراج — اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر
سدرہ پہ تھکے بازوئے جبریل تو آگے — رفرف نے انھیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر
تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے — تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر
پھر عرش سے پار اپنے قریں ان کو بلایا — سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر
محبوب نے کی عرض کہ ہوے مری امت — تو آج کی شب نار جہنم سے رہا کر
جانِ دو جہاں رحمت عالم پہ ہو قرباں — آیا شب معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیل رضوی کو ہو میسر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پرنور پہ آکر

اُس کو کب ہو گل و گلزار عزیز — ہیں مدینے کے جسے خار عزیز
ہو چمن تجھکو مبارک بلبل — مجھکو طیبہ کا ہے گلزار عزیز
اے طبیبو نہ کرو میرا علاج — مجھکو ہے عشق کا آزار عزیز
بار بار آتے تھے سدرہ کے امیں — کہ ہے ان کو در سرکار عزیز

ق
کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے — امت احمد مختار عزیز
نیچری رافضی و وہابی — سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

یہ ہیں سب دشمن اللہ و رسول — کیسے رکھے انہیں دیندار عزیز
اہلسنت کو ہے جنت مرغوب — اور بدمذہبوں کو نار عزیز

اور کیا دیکھوں جمیل رضوی
مجھکو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز — ہوتا ہی خوش اس سے ہوئے بے نیاز
ہونگی آساں ساری تیری مشکلیں — صدق دل سے غوث کی کردے نیاز
ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں — اسلیے افضل ہی اسمیں دے نیاز
ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ — جو میسر ہو اسی پر دے نیاز
ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور — بے ادب ہرگز نہ کھائے یہ نیاز
ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی — ہے حرام انکو اگر کچھ دے نیاز
سکا ندوی بھی بے ادب گمراہ ہے — ہے حرام اسکو اگر کچھ دے نیاز

اے جمیل قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

مجھکو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس — حال دل عرض کروں سید ابرار کے پاس
جسکو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے — بھیڑ ہے شاہ و گدا کی در سرکار کے پاس
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں — سب خزانے ہیں مرے مالک و مختار کے پاس
دولت و فضل و کرم نعمت و جاہ و اقبال — کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس
بادشاہان جہاں دست نگر ہیں ان کے — ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس
یہ محبت ہے کہ آواز اعشق سنکر — دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس
دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا — زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس
یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی — کہ چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس
یا رسول عربی میری شفاعت کرنا — پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس
دیکھکر روضۂ پر نور کو ایسا تڑپوں — دم نکلجائے مرا آپکی دیوار کے پاس

ہے شہیدی کی طرح عرض جمیل رضوی
میری تربت بھی بنے آپکی دیوار کے پاس

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق — بانی سب ہے تمہاری رونق
عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن — فرش پر بھی ہے تمہاری رونق
دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہدیں — ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق
خلد و افلاک مزین ہیں سبھی — پر ہے طیبہ کی نرالی رونق
مسکرا دیجیے با فضا وہ کہ ہو — دو جہاں میں ابھی دونی رونق
حور و غلماں ملک و جن و بشر — ہے یہ سب آپکے دم کی رونق
تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی — تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق
میں ہوں محبوب خدا کا مداح — میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے **جمیل** رضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک — ہے سلامت تم سے میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے — ہے قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہی شاہ — تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک
سجدہ گاہ اولیائے دہر ہے نقش قدم — اور تری نعل مقدس تاج شاہاں غوث پاک
اولیا ہیں سب سلاطین ہم رعایا و غلام — اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک
ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر — نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک
آپکی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر — دو جہاں کی مشکلیں ہوجائیں آساں غوث پاک
ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری — تیری چوکھٹ کا اگر بنجاؤں درباں غوث پاک
کب بلائیں اپنے در پہ کب رخ انور دکھائیں — کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوث پاک
میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ سر بسر — میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک
زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں — ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک
آپکا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے — میری بخشش کیلیے کافی ہے ساماں غوث پاک
ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کیلیے — حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکاں غوث پاک
کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں — حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک
پرسش اعمال کا ہے وقت مولےٰ المدد — نام لیوؤں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے سامنے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطب عالم شاہ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے بے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

لاج والے سینوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولھا شاہ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پہ اُن کا لطف ہو
اُنکا داماں ہمیں اُنہیں تیرا داماں غوث پاک

کیجیے امداد غوث دو جہاں کی دیجیے
ہے جمیل قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
ہیں فدا تجھ پر عطائے غوث پاک

اُس کے قدموں پر سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اُس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یا خدا ہم بھی شہید کربلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو اے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے روسیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پر بلائے غوث پاک

کیجیے اُس کو مہر محشر کیا ستائے
لاتخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوث پاک

منکر بد دیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیر لوائے غوث پاک

قادری دولھا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوث پاک

نازہے گر زاہدوں کو زہد پہ
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیوؤں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں
مجھکو کہتے ہیں گدائے غوث پاک

ہم پہ برسا دے خدا کے واسطے
اک جھڑی ابر سخائے غوث پاک

کھول دے للہ مشکل کی گرہ
ہیں فدا اندر فنائے غوث پاک

کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں
راہ حق جسکو دکھائے غوث پاک

کیوں نہ ہو محبوب سبحانی لقب
ہے پسند حق ادائے غوث پاک

اس رضا کا ہے جمیل قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول
مجھ سے عاصی کو کیا تونے ثنا خوان رسول

یا الٰہی عشق مولیٰ میں مجھے ایسا گما
تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمان رسول

امر انکا امر رب ہے نہی اُن کی نہی رب
وہ ہے فرمان الٰہی جو ہے فرمان رسول

دو جہاں میں آفتاب ہاشمی کی ہے ضیا
آئینہ ہیں نیر و عالم پیش چشمان رسول

ہیں ملک روضے پہ حاضر داب شاہی کیلیے
ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبان رسول

بھول جائے باغ و گل کو چھوڑ دے سیر چمن
عندلیب زار گر دیکھے بیابان رسول

اُن کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطین جہاں
بادشاہان زمانہ ہیں گدایان رسول

ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں
ایک وہ ہیں جو ہیں قسمت سے دربان رسول

چلدیے جو روضۂ شہ کی زیارت کیلیے
ہوگئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمان رسول

ہے بیابان مدینہ جان اہل خلد کی
آبروے جنت الماوی گلستان رسول

سَوۡفَ يُعۡطِيكَ فَتَرۡضَىٰ مہر داس بات پر
خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایان رسول

اس طرح آئیں گے انکے نام لیوا حشر میں
لب پہ ہوگا نام حق ہاتھوں میں دامان رسول

یا الٰہی آفتاب حشر جب تیزی دکھائے
سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامان رسول

کربلا والوں کا صدقہ شاہ جیلاں کا طفیل
عاصیوں کے جرم دھو دے چشم گریان رسول

انکے قدموں پر کیے قربان اپنی جان و مال
آفریں صد آفریں اے جان نثاران رسول

منکران مجلس میلاد سے کہدے کوئی
محفل اقدس میں آکر دیکھ لیں شان رسول

جس طرح واصف ہی دنیا میں جمیل قادری
حشر میں بھی ہو یونہیں یا رب ثنا خوان رسول

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یارسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یارسول

ہے چمک تیرے دُرِ دندان میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یارسول

اے تری رفعت کہ تیرے رتبے کی تجھکو عطا
تاجدارانِ جہاں کی تاجداری یارسول

ہے کہاں مادر کو الفت اسقدر فرزند سے
تجھکو ہے امت کی جتنی پاسداری یارسول

خواب غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اشکباری یارسول

رات کاٹی ہم نے سوکر دن گزارا لہو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یارسول

وقت پیدائش شب معراج مرقد میں کہیں
تم نے امت کی نہ چھوڑی غمگساری یارسول

عاصیوں کی ملحدو بھی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یارسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپکو
اسلیے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یارسول

ایک قطرہ ہو عطا جامِ مئے عرفان سے
دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یارسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدر کرار نے
تیرے سونے پر نماز عصر واری یارسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک رہے
تیرے در سے مجھکو حاصل ہمکناری یارسول

شانِ رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بیکلی کیا ہے جب ہرنی پکاری یارسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسان حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یارسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یارسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائیگا پردہ قبر سے
مر کے بھی دیکھا کرونگا شکل پیاری یارسول

کعبہ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تربت تمہاری یارسول

اسلیے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یارسول

یاحبیب اللہ یاغوث الوریٰ جس دم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یارسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نار جحیم
دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یارسول

ہے فقط اتنی تمنا اے جمیل قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یارسول

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت رونق جنت باعث خلقت مظہر وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ چوتھے فلک پر حضرت عیسیٰ
عرش معلیٰ جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبلہ کعبہ روضہ والا عرش سے اعلیٰ قبر معلیٰ
جان جاناں صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملائک حور و غلماں سب ہیں نام پر انکے قرباں
کون نہیں جو پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انہیں بے مثل بنایا پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نور خدا اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمار محبت یاد جو آئی انکی صورت
بر سر بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاج فتوحی سر پہ رکھکر حق نے کہا کہ بروز محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جسدم سر کو اٹھاؤں ساری مرادیں دل کی پاؤں
دیکھوں رخ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل معاصی پائیں خلاصی دفتر بد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھر اٹھینگے عاصی ڈر کر رحمت حق یہ کہیگی بڑھکر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہے گر کچھ روز جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
ورد کرو اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سنکے نبی کا ذکر ولادت دیکھ لے انکی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیل مضطر حشر کے دن آ داور محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جائے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لاکے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہو شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سب پر غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہان و غم ہیں تھکیں کیا ابر کرم اب جھک کے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے انکا باغ جہاں میں انکی مہک ہے خلد و جناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا ہلال عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف خدا پر جنگ ہے آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں
لے نئی شوکت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انکو ستائیں دیں یہ ہمیشہ انکو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھکو دکھانے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام

رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں اس پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہہ کر بت بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر باادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

شہ عرش اعلی سلام علیکم
حبیب خدا یا سلام علیکم

مرے ماہ طیبہ سلام علیکم
شہنشاہ بطحا سلام علیکم

خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سلام علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطان عالم
تو کعبہ پکارا سلام علیکم

دو عالم کا آقا وہ موئے بنا کر
تمہیں حق نے بھیجا سلام علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آ رہی ہے
شہ دین و دنیا سلام علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر
کہوں پیش روضہ سلام علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلام علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلام علیکم

ترے جد کی ہے بارھویں غوث اعظم
ملی ہے تجھے گیارھویں غوث اعظم

کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوث اعظم

تو ہے نور روئے آئینہ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوث اعظم

ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوث اعظم

جہاں اولیا کرتے ہیں جبہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوث اعظم

ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلب حزیں غوث اعظم

مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی للہ بگڑی بنا دو
غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دیں غوث اعظم

چھپا لے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کونسا اُن کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوث اعظم

حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتح مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلووں کے آگے
کھنچی گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم اگر کرو میرے مدفن میں آ کر
تو ہو قبر خلدِ بریں غوث اعظم

الٰہی ترا کلمہ پاک مجھ کو
سکھائیں دمِ واپسیں غوث اعظم

لبوے جمیل از نگاہ عنایت
بہیں غوث اعظم بہیں غوث اعظم

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

ہیں سورج اگر مصطفےٰ چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغِ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا — ہیں اعدا بہت جنگجو غوث اعظم
قوی کر تو مجھکو دے ایسی قوت — کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم
عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں — ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم
طفیل حسین و حسن لاج رکھ لے — ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم
حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی — تو آجا مرے روبرو غوث اعظم
نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پر معاصی — نہ تجھ سا کوئی ماہرو غوث اعظم
نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو — کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم
خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا — نہ ہوتا اگر مہرباں تو غوث اعظم
بچالے غلاموں کو ہمہ ہمہ — چلی کفر و بدعت کی لو غوث اعظم
خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے — تری دید کی آرزو غوث اعظم
ملیں اب تو اعدا کی مجھکو گلیاں — میں کب تک پھروں کو بکو غوث اعظم

جمیل اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور ایں تو غوث اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث اعظم — مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم
ترا دامن پاک مجھ سے نہ چھوٹا — یہ ہے عمر کا ماحصل غوث الاعظم
حسین و حسن پھول باغ نبی کے — اسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم
ہے قول خضر یہ کہ سب اولیا میں — نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم
بھکاری ترے شمس و زمرہ عطارد — گدا مشتری و زحل غوث الاعظم
ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے — نہ ہو اس کو کوئی خلل غوث الاعظم
کیا تو نے آرام اس جاں بلب کو — وہ بخشے دست دیا جسکے شل غوث الاعظم
شفاخانہ عام دربار عالی — تو شافی جملہ علل غوث الاعظم
کیا اک نگاہ کرم نے تمہاری — کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم
جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے — سنبھالیں گے کل اسکی کل غوث الاعظم
کھلا دے کلی دل کی ہیں تیرے صدقے — پریشان ہوں آجکل غوث الاعظم
دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے — کہ دل پر ہے رنجوں کا دل غوث الاعظم

ہیں مشکل کشا جد امجد تمھارے — کرو میرے عقدوں کو حل غوث الاعظم
کرم کے میں پیاسے ترے نام ہوا — کھلے آب رحمت کا نل غوث الاعظم
تری خاک در کا بنائیں جو سرمہ — تو آنکھیں ہوں میری کھل غوث الاعظم
تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں — وہیں مجھکو آئے اجل غوث الاعظم
ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر — جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
مجھے شکل اپنی دکھانا خدارا — جب آئے پیام اجل غوث الاعظم
بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے — کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم
ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش — ذرا تیغ لیکر سنبھل غوث الاعظم
کچھ ایسا ہوا تیری عزت کا شہرہ — کہ گونج اٹھے دشت وجبل غوث الاعظم
یہ قادر کے گھر سے ملی تجھکو عزت — قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم
عطا دین اسلام کو ہو ترقی — مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیل آرزو ہے کہ مجھکو بلا کر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

گل بوستان نبی غوث اعظم — مہ آسمان علی غوث اعظم
جسے چاہے کردے عطا سر بلندی — ملی ہے تجھے خسروی غوث اعظم
ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے — سدا جس نے کی رہزنی غوث اعظم
بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا — نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم
ولی بن گئے دم میں فساق و رہزن — نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم
ق
ولی قطب و ابدال و اوتاد و کامل — کریں تجھ سے کیا ہمسری غوث اعظم
تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا — کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم
قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پہ — کہ ہیں والی ہر ولی غوث اعظم
خدا تک نہ کیونکر ہو اس کی رسائی — کرے جس کی تو رہبری غوث اعظم
تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے — ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم
ولایت کا ہے ملک زیر حکومت — ملی تجھکو شاہنشہی غوث اعظم
ولایت کرامت کو ہے ناز جن پر — وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

ملے ہیں ترے جد امجد سے تجھکو
علوم خفی و جلی غوث اعظم

تمہیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن
ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم

ہزاروں الم سر پہ ہو رہیں اکیلا
مری دیکھ لو بے بسی غوث اعظم

ہے بگڑی ہوئی آجکل میری قسمت
تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم

بدلدے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ
جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم

اشارے سے تیری نگاہ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم

مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھر دے
سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم

پھرے دربدر کیوں بھکاری بھٹکتا
ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم

تو خون شہیداں کے صدقے میں دھو دے
ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم

لگا دے سہارا مدد کر خدارا
تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم

ہو سرسبز شاداب باغ تمنا
رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم

طفیل پیمبر یہی مدعا ہے
کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم

اگر تیری امداد آئے مدد کو
مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم

ترے ذکر میں عیش و عشرت سے گزرے
جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم

خدا کے لیے ایسا تعویذ بنا دے
کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم

مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے
جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دم جانکنی غوث اعظم

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوث اعظم

سنا لاتخف تیرا فرمان عالی
غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم

قیامت کیدن ہونگے تیری بدولت
ترے نام لیوا بری غوث اعظم

سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا
تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم

ذرا کھول دے اپنا نورانی چہرہ
کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم

اگر میرا امداد دل سے پکارے
ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم

جو رہتی تھی قبضے میں دیو لعیں کے
ترے نام سے وہ بچی غوث اعظم

صبا دست بستہ سلام عرض کرنا
جو ملجائیں تجھکو کبھی غوث اعظم

جمیل اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم
ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم

پناہ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دارالاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

تری مجلس وعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہ مرسلاں غوث اعظم

جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

نہ لے بھول کر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم

ہے بزم حسین و حسن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمعداں غوث اعظم

ترے جد امجد ہیں نور الٰہی
ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم

علوم و فیوض شہنشاہ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم

ترے سامنے حالت دل ہے روشن
کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم

تمہاری ولایت سیادت کرم کا
ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آ کے شاہ عرب نے
بڑھائی تری عز و شاں غوث اعظم

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں
ہے سنگدل موم ساں غوث اعظم

قلوب خلائق کی باب جناں کی
ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم

بخارا و اجمیر و مارہرہ کلیر
یہ سب ہیں تری ندیاں غوث اعظم

کریں جبہ سائی جہاں تاجور نے
وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم

ملے اب تو گلزار بغداد مجھکو
میں بلبل ہوں بے آشیاں غوث اعظم

ملیگی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم

ذرا صدق دل سے پکارو تو انکو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم

اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عمر رواں غوث اعظم

ملے رنج و افکار سے مجھکو مہلت
کہ ہوں آپکا مدح خواں غوث اعظم

مرے دم میں جبتک رہے دم رہو تمہیں
ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم

دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں گا
وہاں لیچلو ہیں جہاں غوث اعظم

ہمارے قصور و خطا بخشوا کر
دلا دیں قصور جناں غوث اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب و تواں غوث اعظم

جمیل اب ہو ساکت مقام ادب ہے
کہاں تیرا موںھ اور کہاں غوث اعظم

حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینۂ دل کی جلا کرتے ہیں

راہ میں انکی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوس بریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں
تیر کب انکی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخشدیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے
تیری ہی سمت جو موںھ کرکے دعا کرتے ہیں

کردیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں ترے دین کے قربان کہ تیرے منگتا
تجھسے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ انھیں کس لیے عمر جاوید
جو قضا دن کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جلانا مُردے
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

خلد دینا فقیروں کو غنی کردینا
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

انکی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں
تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں

بے زباں طائر وحشی بھی الم کی اپنی
تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے
سیکڑوں جن سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جاکے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ
اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لیلو ہمیں اے قافلے والو یثرب
ہند میں بے سر و ساماں پھرا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دلمیں ٹھنڈک
آپکے ذکر سے مردود جلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
لوگ مداح نبی تجھکو کہا کرتے ہیں

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعلمین
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعلمین

ای کہ نورت ماہ پرور رحمۃ للعلمین
بر درِ تو مہر چاکر رحمۃ للعلمین

من دانی قدرا الحق ست فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعلمین

از سموم رنج و غم زرد و الم من سوختم
شد دل من مثل اخگر رحمۃ للعلمین

قطرۂ زاب کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعلمین

تیرہ و تارست شام ما غریباں صبح کن
آفتاب ذرہ پرور رحمۃ للعلمین

گر جمال احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوار حق در رحمۃ للعلمین

اوست گر رب جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعلمین

چوں برآرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم ما وا یا خدا بر رحمۃ للعلمین

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما بادا فدا بر رحمۃ للعلمین

من جمیل مضطرم بر درگہ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعلمین

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعلمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعلمین

لاتے ہی تشریف فرمایا کہ ھب لی امتی
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعلمین

دست اقدس سینہ پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعلمین

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پر نور منظر رحمۃ للعلمین

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعلمین

قدرتیں رب نے تمہارے تم کو دی ہیں بیشمار
میرا حصہ دو مقدر رحمۃ للعلمین

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعلمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعلمین

کفر کی ظلمت چھٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعلمین

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کے واسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعلمین

دل میں آنکھوں میں جگہ دی آپ ہی کے واسطے
آ بسیں مہماں ہو کے گھر رحمۃ للعلمین

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں خستہ خراب
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعلمین

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعلمین

مظہر ذات خدا محبوب رب دو سرا — بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعلمین
جس نے دیکھی تیری صورت حق اسے یاد آگیا — کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعلمین
تو نے فرمایا ہوالمعطی وَاِنّی قاسمٌ — کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعلمین
روز محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لیے — ڈھونڈھتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعلمین
ہمکو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر — بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعلمین
ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد — ہر صفت میں سب سے بڑھکر رحمۃ للعلمین
دور نے نزدیک سے آواز یکساں ہی سنی — جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعلمین
ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں — ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعلمین
ہیں کمی طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر — بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعلمین
دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو — دین و دنیا دینگے یکسر رحمۃ للعلمین
جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجا میں لب پہ ہوں — ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعلمین
تیرے تیری آل کے صدقے میں اے جان جہاں — ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعلمین
تیرا جلوہ تھا شب اسریٰ کہ عرش و فرش میں — نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعلمین
کیا زمین و آسمان کیا انبیا کیا اولیا — سب ہیں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعلمین
بس خدا انکو کہنا اور جو چاہو کہو — سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعلمین
ذکر تیرا دلکشا اور نام تیرا جانفزا — فکر تیری روح پرور رحمۃ للعلمین
سب فصیحان زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں — کون ہے تم سا سخنور رحمۃ للعلمین
رمز محبوب و محب ہیں تیرے کو دخل کیا — سر حق ہے ذات اطہر رحمۃ للعلمین
پنجتن ہیں فاطمہ خیر النسا شیر خدا — سبط اکبر سبط اصغر رحمۃ للعلمین
سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے — ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعلمین
بے پڑھے عالم نے ہر عالم پہ علم افشا کیے — علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعلمین
پنجۂ قدرت سنواری جنکو وہ ہیں مشک ساں — تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعلمین
تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپکا — دیدو ٹکڑا ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعلمین
نیک بندے تو رہتے ہیں مطمئن شاد روز و شب — روسیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعلمین
سنتے ہی جاؤ کے استغفار میں کہنے لگا — ہوں اجرائم عفو تکبیر رحمۃ للعلمین

خادم دربان بنا لو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار دربدر رحمۃ للعلمین

تشنگی شربت دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ سا غر رحمۃ للعلمین

خوف محشر کیوں جمیل قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سر پر رحمۃ للعلمین

دہنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگدانے ہیں
جمیل قادری شاید حبیب حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جسکی دم بھر میں
وہ جسکو چاہتے ہیں انکے روضے پر بلاتے ہیں

انھیں ملجاتا ہے گویا وہ سایہ عرش اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اسکو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبار فرش طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ جسدم لب ہلاتے ہیں

مرے مولی یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جسکو چاہتے ہیں شاہ دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انھیں تشریف لا کر حضرت رضوان مناتے ہیں

تصدق جان عالم اس کریم و رحیم کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی قادیانی کا ندھوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہلسنت کو ستاتے ہیں

جمیل قادری کو دیکھکر حوروں میں غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعت حبیب حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہ طیبہ سے
کہ گلشن جنت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشن طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارہ قسمت
بنے تمہارا اگر رہگزار آنکھوں میں

تمھارے عارض پر نور دیکھنے کیلیے
ہے جان زار بہت بیقرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقت ذکر نبی
بھرے ہیں در عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقت نزع تسلی جان مضطر ہو
ذرا تو کیجیے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد میں مری جنت کا اک مکاں بنجائے
میں لیکے آیا ہوں تصویر یار آنکھوں میں

جنھوں نے دیکھا تمھارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوہ حق آشکار آنکھوں میں

میں لیکے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمین طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگائی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آگئے بے اختیار آنکھوں میں

سہ مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ رہتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمین طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اُس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیل نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمھیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بینوا اسکے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو اُن سے پوچھے
تیرے در پہ جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں اُنکے جلوے
اُن کے دیدار کو دیدار خدا جانتے ہیں

اصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپکے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کیطرف دل ہے تمھاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے دردر
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمھارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھکے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی انکے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تمکو دیا تم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جسکو تمھارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب۔ دشمن دیں۔ محفل میلاد ہے یہ
انکے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

بے بصر انکی وجاہت کو بھلا کیا جانے — اہل ایمان انھیں شان خدا جانتے ہیں
عالم الغیب فلا یظہر آیت پڑھ لو — تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں
عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا انکو — ذرہ ذرہ کی خبر شاہ ہدیٰ جانتے ہیں
آیہ علمک ہے مرے دعوے کی دلیل — اسکا منکر ہی کہیگا کہ وہ کیا جانتے ہیں
سامنے ان کے دو عالم ہیں مثال کف دست — انکے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں
اولیا کے لیے فرماتے ہیں مولینا روم — لوح محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں
ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہے علوم سرکار — از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں
علم بشر کا ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم — اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں
اسکو جو شرک بتاتے ہیں وہابی مرتد — تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں
دولۃ المکیہ نے اپنے قیامت توڑی — اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدہ نا رسنا ان کو جمیل رضوی
ذات رحمٰن سے جو انکو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں — ہوا اکرم میں عود الشمس قدرت اسکو کہتے ہیں
جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا — وہ اکرم میں مٹا شمع ہدایت اسکو کہتے ہیں
جو دیکھیں حضرت یوسف جمال سید عالم — تو فرمائیں قسم حق کی ملاحت اسکو کہتے ہیں
بنایا انکو مختار دو عالم ان کے مولیٰ نے — خلافت ایسی ہوا کی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں
شب معراج یہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں — حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اسکو کہتے ہیں
کوئی چوتھے فلک پر طور پر کوئی مگر آقا — گئے عرش معلیٰ پر وجاہت اسکو کہتے ہیں
لگایا سرمہ مازاغ حق نے انکی آنکھوں میں — وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اسکو کہتے ہیں
نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی — وہ ہیں شاہ رسل ختم نبوت اسکو کہتے ہیں
لگا کر پشت پر مہر نبوت حق تعالیٰ نے — انھیں آخر میں بھیجا خاتمیت اسکو کہتے ہیں
بھکاری بنکے اس در پر جو مانگو گے وہ پاؤگے — کہ ارباب نظر باب اجابت اسکو کہتے ہیں
بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر — ترے صدقے عرب والے اعانت اسکو کہتے ہیں
جو عالم کے شکم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں — وہ خود فاقے کریں وہ دولت قناعت اسکو کہتے ہیں
دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم گے سہے — حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

طفیل سرورِ عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہو کر کہ جنت اسکو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھکر ہے عرش سکتے میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اسکو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیرِ امت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہِ رسالت اسکو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جس وقت آئیگی
اٹھیگا شور محشر میں کہ رحمت اسکو کہتے ہیں

رفیقِ مصطفےٰ صدیق اکبر غارِ تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اسکو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہِ الٰہی میں
شہید و تشنے ہوئے سرِ شہادت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیل قادری سب اہلسنت اسکو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی انکی کرتے
تمام اوصاف میں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مرض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ انپہ روشن ہے سب کی حالت
رسول اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انھیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انھیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انھیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انھیں کے قصرِ نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار انوکی صفت ہے یٰسین ثنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام انکا عرب کے دُرِّ یتیم بھی ہیں

ہر ایک گل میں ہے رنگ انکا زبان بلبل پہ اُن کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور اُنکا وہ سبکے دلمیں مقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

ہیں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں انکا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں
انھیں کے سر پر ہے تاج عزت انھیں کے باعث ہی ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرش حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں
عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمھارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں
جمیل رضوی قادری کو غم عذاب الیم کیوں ہو
مدد کے والے ہیں اس کے ہر پر مدد پہ غوث عظیم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں
زیارت کے لیے بنکر ملک زوار آتے ہیں
غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
جلوہ ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
قیام محفل مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
یہ اُنکے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے
اٹھیگا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کی
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
شب تاریک مرقد سے نہ گھبرائے دل مضطر

ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں
بھکاری بھیک لینے پر سر دربار آتے ہیں
معاصی کے جو مومن لیکے یاں طومار آتے ہیں
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں
شہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے مکار آتے ہیں
یہاں پر سر کے بل اہل سنن دیندار آتے ہیں
مگر مومن پہنکر یاں ادب کے ہار آتے ہیں
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں
خریدار گنہ اب بر سر بازار آتے ہیں
مدد کو ان کی سید ابرار آتے ہیں
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خدا وندا دم آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر رگڑتے ہیں سلاطین زمانہ آکر
دبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

انکا بندہ جو بنا ہو گیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

انکا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیرو نجدی لعین
کل کو کھل جائیگا اٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر پھر قیامت تجھے آنکھیں نہ دکھا
انکو دیکھا ہی میں ہوں جنکے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھ نگہ ایماں سے
شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں

خوبی بخت سے ہوجائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپکے زواروں میں

آپکے صدقے میں اے روح جنان جان چمن
خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف
جمع ہیں اے شہ لولاک ترے یاروں میں

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتادے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دیدو
اے کریم عربی میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہ غم کاہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
رحمت شاہ عرب جب ہے گنہگاروں میں

ہیے کون ومکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رخ و زلف نبی کو دیکھکر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں

نبی کی خاک پا اکسیر اعظم سے بھی بڑھکر ہے
میں کیوں لے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں

فصیحان عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رسول اللہ کی تقریر پر تنویر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایکدم میں کرلیا بندہ
رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک انس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائب مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اسقدر یارب رخ مولیٰ کا نظارہ
کہ ہوں آنکھیں مری والشمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ ایسا تونے دام مکر پھیلایا
کہ ہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں

وہ شیخ احمد رضا خاں جسنے راہ راست دکھلائی
جمیل قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

عالم میں کیا ہے جسکی کہ تجھکو خبر نہیں
ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں

ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں
کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں

نجدی شقی خبیث لعین کا یہ قول ہے
مخلوق کی تو کیا انھیں اپنی خبر نہیں

قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی
مرتد کے دل میں حب نبی کا اثر نہیں

دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو
جو خاک پائے حضرت خیر البشر نہیں

انوار کا ورود ہے بزم رسول میں
منکر ہے بے بصر اسے آتا نظر نہیں

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جنکی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش
تجھسا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدا نے بلایا انھیں جہاں
واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں
ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں دربدر پھریں
کیا ہمکو بھیک کے لیے مولیٰ کا در نہیں

بیشک رہ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے
سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں
محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

سنکر جمیل قادری تیرا کلام نعت
بھولیں گے تجھکو طالب حق عمر بھر نہیں

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منور کر دیے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی
جان عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی
جان عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

رنج و غم درد و الم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر
چلمن مژگاں اٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بینوا آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائینگے
نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب
ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم
آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو

اُن کی رفعت کا پتا ملتا نہیں
مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیل قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو
ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو

انکا جلوہ ہر جگہ موجود ہے
چاہو جب دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں
بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو

اس قدر رکھو تصور ہر گھڑی
اُن کی صورت دلکے اندر دیکھ لو

رویت حق کی تمنا ہے اگر
شاہ کا روئے منور دیکھ لو

چودھویں کا چاند بھی شرمائیگا
خاک طیبہ منھ پہ ملکر دیکھ لو

خلد آئے گی منانے کیلیے
آستاں پر اُنکے مر کر دیکھ لو

چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں
آستاں پر انکے مٹ کر دیکھ لو

یوں منادی حشر میں دیگا ندا
کشتی امت کا لنگر دیکھ لو

پیاس سے باہر زبانیں آگئیں
بہر حق یا شاہ کوثر دیکھ لو

عرش و فرش و لامکاں سب ملک ہیں
ایسے ہوتے ہیں تونگر دیکھ لو

عرض حاجت کی ضرورت ہی نہیں
حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیل قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

باغ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں ہیں رخ سے تمہارے پر انوار رسول اللہ

تم ہو حشر کے راج دلارے نور الٰہی عرش کے تارے
نیا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ

مولی تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر کی ہیں آہیں
امت پر ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمھاری چار و نطرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غمخوار رسول اللہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو و لعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ

چاہو بگاڑو یا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک و حاکم ہم لاچار رسول اللہ

مولی چشم و قلب میں آجا للہ بخت سیہ چمکا جا
اُجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ

کرکے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامی کار رسول اللہ

راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں میں گھائل
ہائے چلیں ہم لیکر کیونکر یہ انبار رسول اللہ

کھول دو گیسو پر سے رحمت ڈھلکر عصیاں ہاں لکھو امت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ

ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کر سکے کوئی کب انکار رسول اللہ

چاہو جسے فردوس میں جاوو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ

خود ہی خدا نے تمکو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمھارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ

آج جمیل قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کرلے
دو کریں گے بیشک تیرے سب اذکار رسول اللہ

تمھیں نے تو کیا ہمکو مسلماں یارسول اللہ	تمھیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یارسول اللہ
نہ بھولے اور نہ بھولو گے قیامت تک غلاموں کو	نہ کیوں ہوں اہلسنت تم پہ قرباں یارسول اللہ
فقط یہ آرزو ہی نزع میں مرقد میں محشر میں	کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یارسول اللہ

نوار احمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر رونگٹا بنے ترا ثناخواں یارسول اللہ

ترے حسن وملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یارسول اللہ

مکان ولامکاں حور وملک عرش وفلک کرسی
تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یارسول اللہ

تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یارسول اللہ

سلاطین زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاک در ہے تاج شاہاں یارسول اللہ

کروڑوں نعمتوں سے بے طلب ادنیٰ اشارہ میں
بھرے عالم کے تم نے جیب و داماں یارسول اللہ

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یارسول اللہ

میں اک ادنیٰ بھکاری آپ سلطان زمانہ ہیں
سلیماں آپ میں مور سلیماں یارسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کیے کون ومکاں ظاہر
تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یارسول اللہ

لیا روز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد وپیماں یارسول اللہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یارسول اللہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے ترے ہوں عبد رحمٰں یارسول اللہ

خدا کے بعد افضل جانتا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دین وایماں یارسول اللہ

ترے فضل وکرم سے دور کیا ہے گر میں بن جاؤں
تری چوکھٹ کے دربانوں کا درباں یارسول اللہ

صدائے صور سنکر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں خنداں یارسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یارسول اللہ

جمیل قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یارسول اللہ

ترے دربار کے جبریل درباں یارسول اللہ
تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یارسول اللہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اسکے
تمہارا مصحف رخ ہے کہ قرآں یارسول اللہ

تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دوائے دردمنداں یارسول اللہ

در دندان اقدس کی جھلک کا ایک پرتو ہے
جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یارسول اللہ

مصیبت دور بھاگے مشکلیں آساں ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یارسول اللہ

ترا اک قطرہ دریائے رحمت سرخرو کر دے
گناہوں نے کیا بیحد پشیماں یارسول اللہ

شہید کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یارسول اللہ

اتر کیوں کر سکے گی آفتاب حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا داماں یارسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے رب کو
مجھے ہو عید گر محشر کا میداں یارسول اللہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافع محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یارسول اللہ

برأتی ساتھ ہوں دولھا کے جب میدان محشر میں
تو اسمیں میں بنوں تیرا ثنا خواں یارسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی فرمائیے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکاں یارسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لیجاؤں نہ ارماں یارسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطف فراواں یارسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نام نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یارسول اللہ

جمیلؔ قادری دربار حق میں پیش ہو جس دم
تو کہدینا یہ ہے میرا ثنا خواں یارسول اللہ

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شان مدینہ
وہ جبکہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

مکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربان مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سر تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوان مدینہ

آتے ہیں سر عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہانِ جہاں پیش گدایان مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں اس نے گلستان مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچے میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہمکو بھی اے جان مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب
لیجاؤں نہ دنیا سے میں ارمان مدینہ

سمجھونگا ہوئی عید مبارک مجھے جس دم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربان مدینہ

اترائی ہے کیوں باد صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستان مدینہ

سر دے کے غلامان نبی راہ خدا میں
آرام سے سوئے تہ دامان مدینہ

شاہان جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطان مدینہ

کیا وصف کروں خوبی اخلاق کا ان کے
بے مثل ہے دنیا میں ہر انسان مدینہ

سر سبز کسی کی بھی نہ ہو کشت تمنا
برسے نہ اگر خلق یہ نیسان مدینہ

مخلوق خداوند ہے سب زیر حکومت
ہے حاکم کونین سلیمان مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوّار نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسان مدینہ

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللہ کے مہمان ہیں مہمان مدینہ

ہوجائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربان مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابان مدینہ

گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سی
بےخوف مگر ہوں گے گدایان مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئیگی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبان مدینہ

ہے عرض جمیل رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابان مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیل رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستان مدینہ

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلائے مدینہ
ہے مخزن اسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سر و ساماں
طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ

اسدرجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریباں
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اسکی طرف کو
ہے عرش الہی بھی تو جویائے مدینہ

سر عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے میں کلشائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرش معلائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطان دوعالم کی مرے دل میں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے شرف ہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردود شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوا کے مدینے میں جمیل رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ
آپ کا مرتبہ رسول اللہ

کوئی دکھلا تو دے زمانے میں
آپ سا باعطا رسول اللہ

کھلی تفسیر ہے رفعنا کی
آپ کا تذکرہ رسول اللہ

سارا عالم بنا تمہارے سبب
تم ہو سب کی بنا رسول اللہ

تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
تم سے ہیں دوسرا رسول اللہ

نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی
آپ سا دوسرا رسول اللہ

سب نے تجھ سے سنا کلام خدا
تو نے رب سے سنا رسول اللہ

وصل حق کے لیے ملا واللہ
خوب یہ سلسلہ رسول اللہ

میں رضا کا رضا تمہارے ہیں
یوں ہوا آپ کا رسول اللہ

میں رضا پر فدا رضا تم پر
تم حبیب خدا رسول اللہ

تم کو پایا خدائے برتر سے
تم سے پایا خدا رسول اللہ

ماسوائے اللہ حق تعالیٰ نے
سب تمہیں دیدیا رسول اللہ

سگ در حکم کے خلاف کرے
پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ

سب سلاطین ادھر دیتے ہیں
تیرے در پر صدا رسول اللہ

بادشاہان دہر پر بیٹھا
آپ کا دبدبہ رسول اللہ

دیا بندوں کو تم نے بخشش کا
مژدۂ جاں فزا رسول اللہ

مظہر ذات حق تمہاری ذات
حق کے تم آئینہ رسول اللہ

گو ہو ظاہر میں تم بشکل بشر
پر ہو نور خدا رسول اللہ

تم مرے بادشاہ بندہ نواز
میں تمہارا گدا رسول اللہ

سارا عالم تمہارا پرتو ہے
تم ہو ظل خدا رسول اللہ

سب ہدایت کے آپکی محتاج
آپ ہیں رہنما رسول اللہ

قدرت رب کا آئینہ ٹھہرا
تیرا ہر معجزہ رسول اللہ

انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور
آپ کا واسطہ رسول اللہ

حشر تک تم سے فیض پائیں گے
انبیا اولیا رسول اللہ

ہم غلاموں پہ ہی تمہارا فضل
تم پہ فضل خدا رسول اللہ

بوالبشر کیا کہ سارے عالم کے
تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ

سب تمہارے حضور فریادی
تم حضور خدا رسول اللہ

ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لیے
تیری ہی جانب اٹھا رسول اللہ

پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار
آپ ہی سے ضیا رسول اللہ

جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں
یا ترا نقش پا رسول اللہ

تیرے در پر مروں تو آ جائے
زندگی کا مزہ رسول اللہ

خاک ہے تیرے آستانہ کی
ہر مرض کی دوا رسول اللہ

ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ
آپ کی خاک پا رسول اللہ

کلمہ لا الٰہ الا اللہ
تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ

حق کی توحید کا دو عالم میں
تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ

دین اسلام کلمہ توحید
سب کو تم سے ملا رسول اللہ

تم سے اسلام کی ملی دولت
تم سے ایماں ملا رسول اللہ

کہوں ایمان اسے خدا کی قسم
تم ہو ایماں مرا رسول اللہ

تم نے بانٹا دیا ہوا رب کا
سب تمہیں سے ملا رسول اللہ

کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو
اختیار آپ کا رسول اللہ

تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار
تم پہ پیارا خدا رسول اللہ

تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر
حاجتیں عرض کیا رسول اللہ

تم ہو واقف تمام غیبوں سے
تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ

ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں
رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ

کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے
حال سب کچھ مرا رسول اللہ

ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو
تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ

ہے تو ہی قاسم حیات و ممات
دل مردہ جلا رسول اللہ

نور دے قلب و چشم روشن کر
میرے بدر الدجیٰ رسول اللہ

چشم رحمت کے اک اشارے سے
آنکھ والا بنا رسول اللہ

جذب عشق اٹھے نگاہ آئے نظر
تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

ذات اقدس میں اپنی کر کے فنا — رحمت ہو بقا رسول اللہ
تو ہی تو میرے قلب میں بسجائے — ایسی دیدے فنا رسول اللہ
میرے قلب و دماغ میں مولیٰ — اپنی خوشبو بسا رسول اللہ
ہم پہ برسا دو فضل کی بارش — تم ہو ابر سخا رسول اللہ
کھول گیسو کہ تیری امت پر — برسے نوری گھٹا رسول اللہ
اپنی رحمت سے کیجیے للہ — سینوں کا بھلا رسول اللہ
رہنمائی کرو کہ مل جائے — آپ کا راستہ رسول اللہ
پیش رب جس سے ہوں نہ شرمندہ — ایسی دیدو حیا رسول اللہ
بھر دو کشکول میرا رحمت سے — تم ہو بحر عطا رسول اللہ
المدد! المدد پریشاں ہم — فضل بر حال ما رسول اللہ
بھر دو جھولی کہ دیر سے ہے کھڑا — آپ کا بے نوا رسول اللہ
تم کو قاسم کیا ہے رازق نے — تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو — سارے عالم کو یا رسول اللہ
تم ہو مختار جس کو چاہو دو — نائب کبریا رسول اللہ
تم سوا کون ہے زمانے میں — میرا حاجت روا رسول اللہ
بطفیل حسین کر دو رہا — ہوں اسیر بلا رسول اللہ
کون بخشائے گا بروز جزا — ہمکو تیرے سوا رسول اللہ
ہے دعا تیرے نام نامی پر — ہو مرا خاتمہ رسول اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے — تیرے بندے کا یا رسول اللہ
بہر تسکین ہاتھ رکھ دیجیے — میرے دل پر ذرا رسول اللہ
نزع میں اور گور میں مجھکو — پیاری صورت دکھا رسول اللہ
پیش منکر نکیر مجھکو جواب — کر دو تلقین یا رسول اللہ
پار بیڑا مرا لگا دیجیے — آپ ہیں ناخدا رسول اللہ
وہ ہے منکر خدائے برحق کا — جو ہے منکر ترا رسول اللہ
وہ جہنم کا بن گیا کندہ — تجھسے جو پھر گیا رسول اللہ

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے　　اُس پہ قہر خدا رسول اللہ
جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست　　اُس پہ بجلی گرا رسول اللہ
جو کہ گنگوہی کی کرے تعریف　　اسکو اندھا اٹھا رسول اللہ
تھانوی کو جو پیشوا جانے　　اسکو نیچا دکھا رسول اللہ
قادیانی کو جو کہے مومن　　بھیج اُس پر بلا رسول اللہ
پیر نیچر کو سمجھے جو مسلم　　خوک اُس کو بنا رسول اللہ
ان خبیثوں کو جو کہے کافر　　اُسپہ فضل خدا رسول اللہ
ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت　　اُسپہ رحم خدا رسول اللہ
کاندھویہ وہابیہ کے عدو　　چین پائیں سدا رسول اللہ
میرے احباب اہلسنت سے　　دور کر ہر بلا رسول اللہ

دعا براختتام مجلس

کر لو مقبول یا رسول اللہ　　یہ مری التجا رسول اللہ
بانی مجلس مبارک کو　　دیجئے بہتر صلہ رسول اللہ
جتنے سنی شریک مجلس ہیں　　سب پہ کردو عطا رسول اللہ
آپ کے آستاں کے بندے ہیں　　بخشدو ہر خطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد　　جب پکاریں یا رسول اللہ
اُس کی فوراً مراد بر آئی　　جس نے دل سے کہا رسول اللہ
قبر میں حشر و نشر و میزاں پر　　ہر الم سے بچا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا　　اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں　　تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضا　　اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے　　حشر تک دائما رسول اللہ
حامد و مصطفےٰ رضا کے پھول　　مہکیں تا حشر یا رسول اللہ
اُن کی اولاد کا قیامت تک　　رہے گلشن ہرا رسول اللہ

اُن کے اعدا پہ رکھ انھیں غالب اور عزت بڑھا رسول اللہ
اُن کے اعدا پہ قہر کی بارش تاابد دائما رسول اللہ
شاد و آباد اُن کے دوست رہیں پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ
نیچری گاندھوی وہابی سے سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضان اہلسنت کو دید و کامل شفا رسول اللہ
اہلسنت کے ناتوانوں کو کر دو طاقت عطا رسول اللہ
ہر جگہ میرے والدین پہ ہو رحم و فضل آپکا رسول اللہ
میرے اہل و عیال پر رحمت آپکی دائما رسول اللہ
کریں احمد حمید اور حماد حمد تیری سدا رسول اللہ
عمر و علم و عمل دوامی عیش انکو کیجے عطا رسول اللہ
رنج و غم انکی نہ دیکھیں شکل کبھی تیری رحمت سے یا رسول اللہ
میرے احباب پر بھی فضل رہے ہر گھڑی آپ کا رسول اللہ
غوث اعظم کا واسطہ ہو قبول میری ہے التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیل رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی ہے بے مثال جمال محمد عربی
درود کیوں نہیں پڑھتے خموش کیسے ہو بیاں ہوتا ہے حال محمد عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف خدا سے پوچھیے حال محمد عربی
یہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہو کروں فدا بجمال محمد عربی
نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز عجب ہے جود و نوال محمد عربی
زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی پر عجب ہے جود و نوال محمد عربی
نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہان جہاں بڑا ہے رعب و جلال محمد عربی
زیارت نبوی دید حق تعالیٰ ہے وصال حق ہے وصال محمد عربی
الٰہی امت عاصی مری مجھے دے ڈال یہی ہے رب سے سوال محمد عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

بجائے سر لگاؤں اُس میں آنکھیں ۔۔۔ ملے جو خاک نعال محمد عربی
میں لیکے کیا کروں حور و قصور و رضواں ۔۔۔ کھبا نظر میں جمال محمد عربی
فرشتو قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال ۔۔۔ میں ہوں غلام بلال محمد عربی
اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد کی کبھی ۔۔۔ میں ہوں غلام بلال محمد عربی
گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بدتر ہے ۔۔۔ نہیں ہے جسکو خیال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت آل محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی ۔۔۔ خدا کرتا ہے خود قرآن میں مدحت محمد کی
پسند حق ہوئی صل علیٰ صورت محمد کی ۔۔۔ نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی
ہے مژدہ مومنوں کو مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق ۔۔۔ خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی
بشر جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں ۔۔۔ خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی
خدا سے اپنی امت کیلیے پوچھا جو موسیٰ نے ۔۔۔ تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی
ہوئے بت سرنگوں آتشکدہ میں زلزلہ آیا ۔۔۔ دلوں پر چھا گئی کفار کی ہیبت محمد کی
الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے ۔۔۔ ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی
بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی ۔۔۔ مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی
یہ رحمت ہی کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی ۔۔۔ نرالی سارے عالم سے ہے ہر عادت محمد کی
چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی ۔۔۔ فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی
بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے ۔۔۔ مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی
محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے ۔۔۔ خدا کو اس لیے محبوب ہے امت محمد کی
خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو ۔۔۔ کہ دیکھیں اولین و آخریں عزت محمد کی
دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جدھر ۔۔۔ غلامان نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی
گنہگار و کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ ۔۔۔ تمہاری جستجو میں پھر رہی ہے رحمت محمد کی
جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی ۔۔۔ کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی
بنائے جائیں گے مہماں غلامان رسول اللہ ۔۔۔ جھگڑنے کو ملے گی حشر میں جنت محمد کی
نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اس طرح دم نکلے ۔۔۔ زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

دعا ہے یہ جمیل قادری کی حق تعالی سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ برسے جھوم کر حضار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہے دونوں جہاں میں یا خدا قربت محمد کی

زہے قسمت اشارہ پاکے انکی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لے چلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں تھکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈھتی رفعت محمد کی

اغثنی یا رسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رفعنا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جان جہاں فکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اسلیے اور ونکو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا انکا خدا جانے
جو ہے درگاہ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولیں و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم ہے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضور حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہے اشہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمان هُوَ الْمُعْطِي اَنَا قَاسِم
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیرو بینواؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالی نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیوں کر نہ ہو جانِ جہاں اُس سبز گنبد پر
کہ اسمیں ہے سجی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر
ہزاروں آرہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آ ہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر ملت محمد کی

ابوجہلی کہیں بدعت و لیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہے الفت محمد کی

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیام ذکر مولد میں کھڑے ہوتے ہیں منکر بھی
یہی ہے اس ذکر کی رفعت یہی شوکت محمد کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوف محشر ہو
کہ تیرے دیکھے آئینے میں ہے صورت محمد کی

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دوپارہ قمر ہوا
انگشت مصطفےٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں دربدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعاے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہ مدینہ قبول ہو
تربت بنی ہو آپکے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روز حشر
محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزن عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو
سرکار ہونگے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان لیچلا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطین روزگار
موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دعا دل میں ہو درود
پھیلے ہوں ہاتھ آپکے قبے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں منہ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاک مدینہ پہ میں مروں
موجود تم بھی ہو مرے مرنے کے سامنے

توقیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر
کعبہ کا منہ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیل قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپکے روضے کے سامنے

شہنشاہ زمانہ با ہزاراں کروفر آئے
کیا عالم یہ قبضہ ملک ہیں سب خشک و تر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس میرا سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصر جنت سی نظر آئے
جو میری قبر میں ماہ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمر ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جان خضر و عیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یاوری پر میری قسمت ہو
جو انکی رہگذر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

فرشتہ سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہدوں گا ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے
لحد میں دیکھکر تمکو یہ کہدوں گا فرشتوں سے میں جنکا نام لیوا ہوں یہ وہ جان قمر آئے
منور دل کلیجہ شاد و آبادی میسر ہو جو انکی رہگذر میں میری آنکھوں کا ٹھنڈ آئے
حیات باطنی حاصل ہو میری روح مضطر کو اگر خواب عدم میں آپکا جلوہ نظر آئے
پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت انکی حاصل ہو الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے
میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں وہ پیارا سبز گنبد دور سے جسدم نظر آئے
لکھا ہے خامۂ قدرت نے انکے سبز گنبد پر جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے ادھر آئے
سگان در تمہارے گر بنالیں مجھکو سگ اپنا تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے
تمہارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے
جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا قیامت میں لیے جو وقت ہم داغ جگر آئے
تمہارے در کے زروں کی ضیا ہو جسکی آنکھوں میں بھلا اسکی نظر میں کیا کوئی رنگ قمر آئے
تمہارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں تمہیں نور نظر آئے تمہیں نور بصر آئے
نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے
خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو نیابت کے لیے محبوب حق خیر البشر آئے
تمہارے نام سے رونق میں آئے بزم وحدت کے تمہارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے
پڑھا خطبہ انھیں کے نام کا حور و ملائک نے جو وہ محبوب خالق بنکے دولھا عرش پر آئے
مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو کہلے عمر بھر آئے
وہابی قادیانی نیچری سب رہگئے تکتے غلامان شہ دیں پل سے اک پل میں اتر آئے

جمیل قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے سب حال دل بیاں کروں سرور کے سامنے
جالی پکڑ کے عرض کروں حال دل کبھی آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے
ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے
جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے
ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھکو بلا تو لیں
لوٹونگا خاک پاک پہ میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیات ابد ملے
خاک مدینہ سر پہ ہو سر در کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمتِ کونین بانٹنا
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا میں شاہ دو عالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع
خوشبوئے مشک زلف معنبر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار و باغ و گل کی نہ خواہش رہی مجھے
اے عندلیب میرے گل تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھکو ملائکہ
اچھا چلو تو شافع محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر
سیلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقیٔ کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ انکے پاس
یہ ہیں شفیع داور محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضل نبی سے تو اے شقی
جانا ہے تجھکو داور محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے
اذانوں کی صدائیں آرہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یاد نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے
کہ دھل جائیں گناہ لا تعد میرے رجسٹر سے

خدا نے نور مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مشتق ہوئے اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارا ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ و اختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَق
خجل ہیں مہر و مہ بھی آپکے روئے منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد انکے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مہر انور سے

جہاں میں آکے ایسا خنجر توحید چمکایا
کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک مندر سے

مٹی تاریکیٔ کفر و ضلالت روشنی پھیلی
ابوبکر و عمر عثماں علی شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انھیں کونین کا مالک
فقیر و بادشہ کو ہر شے ملے محتاج پرور سے

کرم سے انکے لاکھوں بنگئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے انکی نگاہ بندہ پرور سے

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں مولیٰ / کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے
مدینہ کیا ہے اور اسمیں بہاریں کیسی کیسی ہیں / کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے
ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرا دے یا خدا ایسا / نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے
الٰہی راہ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے / کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے
چھپائیں گے سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں / ڈریں پھر کیوں غلامان نبی خورشید محشر سے
تشنہ کو تر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں / حسین پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے
اتارا جب نبی کو قبر انور میں۔ تو آئی تھی / صدائے امتی یا امتی لبہائے سرور سے
صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے / چلے آؤ مرے پیارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیل قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند ملجائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے / تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے
نزول رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو / جدھر وہ سرور عالی مقام ہو جائے
الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے / اوسی کا میرے بھی دل میں قیام ہو جائے
خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال / ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے
تمہارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے / فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے
نہ کیوں ہو مجھکو مقدر پہ اپنے ناز اگر / سگان طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے
نظر سے دور ہو اک پل اگر جمال حضور / مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے
یہ کہہ رہا ہے فرضی کہ غیر ممکن ہے / خلاف مرضی محبوب کام ہو جائے
ادب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ / جو سامنے کبھی ماہ تمام ہو جائے
شکار مجھکو نہ کر نفس ہوں غلام حضور / نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیل قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرت خیر الانام ہو جائے

عمل سب سے بڑا اطاعت حبیب کبریا کی ہے / ہے ایماں نام جسکا وہ محبت مصطفیٰ کی ہے
تمہارے دشمنوں پر تا ابد لعنت خدا کی ہے / جو عبد المصطفیٰ ہی اوسپہ رحمت کبریا کی ہے
ترے یاروں نے تجھپر جان تک اپنی فدا کی ہے / اسی باعث سے شہرت چاریار باصفا کی ہے

کہیں مزمل و مدثر و طہٰ کہیں یٰسٓ — ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے
زہے شان جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ — تو اقصیٰ میں رسولوں نے انہیں کی اقتدا کی ہے
نہ پھیرا ہے کبھی خالی مرادیں دی ہیں منہ مانگی — تمہارے آستاں پر جس گدا نے التجا کی ہے
اوسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اسکو — توسل سے تمہارے جس کسی نے جو دعا کی ہے
محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے — نماز عصر آرام محمد پر فدا کی ہے
اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے — ابوجہل آپکا تابع نہ ہو قدرت خدا کی ہے
سفینہ میرا چکراتا ہے گرداب معاصی میں — اغثنی یا رسول اللہ گھٹا سر پر بلا کی ہے
وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائب مطلق — تو پھر کیوں فکر تمکو عاصیو روز جزا کی ہے
گنہگار و سیہ کار و خطاوار و نہ گھبراؤ — سواری آنیوالی شافع روز جزا کی ہے

جمیل قادری نازاں نہ کیوں ہو اپنی قسمت پر
نوازش اسپہ ہر دم حضرت احمد رضا کی ہے

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی — صدائیں آتی ہیں صل علیٰ کی
محبت جسکو ہے خیر الوریٰ کی — عنایت اسپہ ہے ہر دم خدا کی
جنھوں نے خلق کی حاجت روا کی — انھیں سے ہم نے اپنی التجا کی
مدد کر نام پر اے ناصر خلق — کہ میرے نفس کافر نے دغا کی
مدد کی ہر مصیبت سے بچایا — دوہائی جب بھی دی شاہ ہدیٰ کی
ہیں ہوں جنکا وہی ہیں میرے شافع — تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی
گنہگارو سہارا کیا ہے تم کو — وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی
خدا فرمائے جب قرآں میں یٰسیں — ثنا پھر کیا ہو دُرِّ بے بہا کی
ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں — ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی
تمامی انبیا آئے مکبّر — خبر اول سے تھی اس مبتدا کی
شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے — رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی
دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے — بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی
دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو — یہ شان حلم ہی کان سخا کی
اوسی کے ہیں ہم منگتا بھکاری — جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

سمیعؑ ناصرؔ جن کے ہیں القاب | وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی
ہیں سب ارض وسماو عرش روشن | چمک ہے جلوہ ہائے جانفزا کی
کہا جاؤ کے نے آؤ یہاں پر | معافی ملتی ہے ہر اک خطا کی
تصوف چاہیے گر تجھکو صوفی | اطاعت کر امام الاصفیا کی
عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا | یہاں حاجت اگر کی ہر نہ لا کی
ازل کے روز سے کون ومکاں میں | انھیں کے نام کی نوبت بجا کی
فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ | یہ تھی تعظیم نور مصطفےٰ کی
ہوا مردود ولعنت کا پڑا طوق | عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی
کرم انکا عنایت ہے یہ اون کی | خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی
مجھے بندہ کیا شاہ ہدےٰ کا | بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی
ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر | صدائیں آئیں گی اِلیٰ لہا کی
بدولت نقش پائے مصطفےٰ کے | بڑھی عزت حریم کبریا کی
تمھارا آشنا نہ مل گیا جب | مجھے خواہش ہو کیوں دار الشفا کی
ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں | عنایت تم نے مجھپر دائما کی
خدا نے کر لیا محبوب اپنا | خوشا قسمت محب مصطفےٰ کی
مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے | کرم حق کا شفاعت مصطفےٰ کی
تمھارا روئے انور دیکھتے ہی | نظر آنے لگی قدرت خدا کی
یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے | کہ تیری امت عاصی رہا کی
کیا افلاک کو دو گام میں طے | یہ تیزی ہے براق برق پا کی
سلاطین زمانہ نے بصد عجز | تمھارے در پہ عرض مدعا کی
وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر | تمھارا نام لے کر جو دعا کی
ابھی تھی اٹھیں مردے کلمہ پڑھتے | ہوا پہنچے جو دامان قبا کی
اٹھا کر لے گئیں حوریں جناں میں | قدم پر اُن کے جس نے جان فدا کی
اندھیری رات ہے وقت مدد ہے | گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی
لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا | خدارا لو خبر اس بے نوا کی

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری ۔ دوہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیلؔ قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل ہے غلامان رسول عربی ۔ آج ہے جوش پہ فیضان رسول عربی

جھومتے پھرتے ہیں مستان رسول عربی ۔ ہے مہک پر چمنستان رسول عربی

کیسے عشاق تھے یاران رسول عربی ۔ اپنے سر کر دیئے قربان رسول عربی

ایسی وسعت سے بچھا خوان رسول عربی ۔ سارا عالم ہوا مہمان رسول عربی

کعبہ و ارض و سما شمس و قمر حور و ملک ۔ ہیں سبھی تابع فرمان رسول عربی

حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت ۔ جس نے دیکھا ہے بیابان رسول عربی

اپنی قسمت پہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار ۔ دیکھوں جب گنبد ایوان رسول عربی

اس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظارہ ۔ جسنے دیکھا رخ تابان رسول عربی

انکی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پہ موقوف ۔ ذرہ ذرہ ہے ثنا خوان رسول عربی

کسکو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ ۔ جو نہیں بندۂ احسان رسول عربی

رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے ۔ حکم رحمن ہے فرمان رسول عربی

قبر و محشر کا انھیں غم ہی نہیں کچھ اصلا ۔ جنکے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی

ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا ۔ صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی

تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے ۔ اے ضیائے در دندان رسول عربی

دین و دنیا کی میسر ہوئی انکو شاہی ۔ جو ہوئے دل سے گدایان رسول عربی

چھوڑ کر سلطنتیں اونکے ہے خاک نشیں ۔ آفریں باد فقیران رسول عربی

رو برو مثل کف دست ہیں دونوں عالم ۔ کیسی پر نور ہیں چشمان رسول عربی

بادۂ حب نبی خوب جمائی رنگت ۔ ہو گئے مست غلامان رسول عربی

چشم دل گور غریباں کو منور کردے ۔ ہیں فدا شمع شبستان رسول عربی

قبر میں جبکہ نکیرین کریں مجھ سے سوال ۔ بس کہوں بندۂ دربان رسول عربی

داخل خلد کیے جائیں گے اہل عصیاں ۔ جوش میں آگئی جب شان رسول عربی

فاتح باب شفاعت کے سبب حکم ملا ۔ جائیں جنت میں گدایان رسول عربی

یا الٰہی یہ دعا ہے کہ بروز محشر
سر پہ ہو سایۂ دامان رسول عربی

اے جمیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہے ثناخوان رسول عربی

یہ رضا کا ہے تصدق کہ جمیل رضوی
ہوا مشہور ثناخوان رسول عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیل رضوی
کہ ہیں مشتاق محبان رسول عربی

عزت عرش و فلک پائے رسول عربی
عرش رحمٰن بنا جائے رسول عربی

سر میں یارب ہے سودائے رسول عربی
اور آنکھوں میں تجلائے رسول عربی

جنکے دل میں ہے تولائے رسول عربی
کیوں نہ بھائے انہیں صحرائے رسول عربی

داغ عشق شہ دیں روز ترقی پہ ہے
بھری آنکھیں رہیں جو پائے رسول عربی

اس قد پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسول عربی

تشنہ کامو تمھیں مژدہ کہ بروز محشر
جوش پر آگیا دریائے رسول عربی

عید ہو مجھکو کہ دیکھوں کبھی دیدار خدا
اور کبھی صورت زیبائے رسول عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہر قیامت ہمکو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسول عربی

اب بہتی ہے شفاعت کی پھبن امت پہ
بخشوانے کے لیے آئے رسول عربی

امتی ورد زباں تاج کرامت بر سر
یوں شفاعت کیلئے آئے رسول عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسول عربی

حکم ہوگا کہ اسے داخل جنت کردو
جسکے دلمیں ہے تمنائے رسول عربی

زیر دامان نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نار میں اعدائے رسول عربی

چشم صدیق سے دیکھے کوئی انکی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسول عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جان تصدق کردوں
دیکھوں گر نقش کف پائے رسول عربی

گر سوالات نکیرین سے وحشت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہوں شیدائے رسول عربی

حور و غلمان و جناں کیوں نہ ہوں تیرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسول عربی

ہے تمنائے جمیل رضوی یا اللہ
میرا مسکن ہے صحرائے رسول عربی

یا خدا ہر دم نگہ میں انکا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیال روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے ذرے کا ذرہ ہو نہیں
تا ابد پر نور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ
پنجۂ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی آپ نے پائے پاک سے عزت بڑھائی
کیوں نہ سب امراض کا وہ گھر شفاخانہ رہے

زندگی میں بعد مردن انکے نام پاک سے
یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عین ایماں ہے یہی اور ہی ہر اک مومن پہ فرض
انکے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

ورد لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسے ترے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست انکے جھومتے ہیں جوش میں پیتے ہوئے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جلائے نار دوزخ اسکو اے شمع ہدیٰ
جو فدا دنیا میں تم پر مثل پروانہ رہے

محو نظارہ رہیں تا حشر آنکھیں یا خدا
اور دل وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا علم اسلام کا اے شاہ دیں
مسجدیں آباد ہوں ویران بتخانہ رہے

اے جمیل قادری کے ورد لب نعت نبی
بعد مردن بھی لحد میں ذکر جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے
گھر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط اک تمھاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا
تمھیں تو تمھارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیونکر نہ ابر کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اک انکی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا انکی ہی رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم ہیں اسکے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک ہست خالق ازل سے ابد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیارا مژدہ ہے بخشیگا اللہ
کہ بندوں کو انکے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ
معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ وہ کہتا ہاں
سر ناتواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اسکو ہوتی ہے فی الفور صحت
جو اس در سے آکر دوا چاہتا ہے

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب
فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے

رہے ورد دنیا میں نام مبارک
قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے

سہارا لگا ناخدائے غریباں
کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے

خدارا بلا لو کہ بندہ تمہارا
مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے

مدینے پہنچکر دعا یہ کرونگا
کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے

دم نزع للہ صورت دکھا دو
کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے

غلاموں کی قبروں کو پرنور کردو
کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے

نکیرین پردہ اٹھا کر یہ کہدو
کہ بندہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے

فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ
مدینہ سے پردہ اٹھا چاہتا ہے

منادی پکاریگا روز قیامت
کہ دربار رحمت کھلا چاہتا ہے

فترضیٰ ہی شاہد کہ روز قیامت
وہی ہوگا جو مصطفےٰ چاہتا ہے

تو ہو پہلے بندہ حبیب خدا کا
اگر بندہ حق بننا چاہتا ہے

جمیل اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ بٹا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپکی
والہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی

آپ پر صدقے نہ کیونکر ہوں حسینان جہاں
صانع مطلق کو شکل پاک بھائی آپ کی

آپ محبوبِ خدا کونین کے مختار ہیں
جب خدا ہے آپکا ساری خدائی آپ کی

بادشاہانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سنا
سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی

ناروا لے ایکدم میں نور والے ہوگئے
رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی

ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر
میں بھی بندہ آپکا ساری خدائی آپ کی

امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے
مخلصی دیویگی مشکل کشائی آپ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں
سب پہ روشن ہوگی شان مصطفائی آپ کی

اب تو بلوا لو مدینے میں خدا کے واسطے
پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی

یا الٰہی روز محشر لب پہ جاری ہو مرے
المدد اے شافع محشر دہائی آپ کی

جمع کرلے توشۂ عقبیٰ جمیل قادری
کام دیگی حشر میں مدحت سرائی آپ کی

حبیب خدا عرش پر جانے والے
وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے

خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے
وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے

وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچکر
امامت نبیوں کی فرمانے والے

وہ امی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے
ہیں علم مغیبات سکھلانے والے

انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت
یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے

اشارے سے انکے قمر ہوئے دو
یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے

انھیں کا لقب ہے شفیع غلاماں
یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے

رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا
یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے

یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے
زمانے میں تقسیم فرمانے والے

نہ کیونکر غنی دل ہوں انکے کہ جو ہیں
حضور نبی ہاتھ پھیلانے والے

جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ
نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے

تمنا کجا سلطنت چھوڑتے ہیں
ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے

نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر
ترے نام اقدس پہ مٹ جانے والے

پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی
قدم راہ مولیٰ میں دوڑانے والے

اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ
مدینے کے رستے میں ستانے والے

کریں آگے نظارۂ سبز گنبد
جو اونچا فلک کو ہے بتلانے والے

ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں
ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے

نہیں نازہے دشت طیبہ پہ زاہد
جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے

گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ
ارے واہ شاباش للچانے والے

ہیں مجرم سہی پہ نبی کے کرم سے
نہ روکیں گے مجھکو کہیں تھانے والے

ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا
نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے

منادی کہے گا نہ گھبرائیں مجرم
اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے

گنہگار کیا ملکہ ہیں انبیا بھی
تری ذات پر فخر فرمانے والے

جگادے خدارا مرا بخت خفتہ
غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے

جو عالم کو کرتے ہیں روشن وہ خورشید
وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابر رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند مہکانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکر استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہل محفل
حبیب خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیف سن کر رسنکر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآن موتوا کا مژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کندہ
ارے نائب حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

مدینے میں پہنچوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی
جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ کے جلوہ نثار
ہے بلاشک دید حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو انکی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہ مرسلاں
اُس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جویائے محبوب خدا
رہبر عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک ق
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

اسکو ٹوٹا یا تو اک ایما سے اُسکے دو کیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا ز ور ید اللّٰہی کہ مشت خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں سو واسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخرین
اور دکھائی جائیگی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائینگے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکر دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

انبیا و اولیا و اولین و آخرین
کون ہے جسکو نہیں حاجت رسول اللہ کی

اے زہے رحمت سیہ کاران امت کے لیے
ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی

داور محشر بروز حشر یوں فرمائے گا
جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی

اہل محشر کی نظر انکی طرف کو کیوں نہ ہو
دیکھتا ہے خود خدا صورت رسول اللہ کی

اُس کو حاصل ہوگیا قرب خدا کا مرتبہ
جس کے ہاتھ آئی ہیا صحبت رسول اللہ کی

ختم کردی جان نثاری حضرت صدیق نے
جبکہ مکے سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی

قرب دنیا میں تھا اُس سرکار سے صدیق کا
بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی

اے غلام چار یار و باصفا و غوث پاک
ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی

راستہ پوچھو نجوم مصطفےٰ سے گم ہو تو
اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی

ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے
ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی

آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے
ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی

آتے ہیں لاکھوں ملک جسکی زیارت کو انھیں
جان مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی

پیش منبر خارج مسجد اذان خطبہ ہو
ہے مسلمانو یہی سنت رسول اللہ کی

دیکھ لو نے نجدیو رفعت رسول اللہ کی
عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی

ڈھل گئے سانچے میں بوجہل لعین کے جو قلوب
کیا نظر آئے انھیں قدرت رسول اللہ کی

دل کے اندھو نجدیو دنیا میں جو چاہو کہو
حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی

جھونک دیگی نار میں تنقیص شان مصطفےٰ
خلد میں لیجائیگی الفت رسول اللہ کی

علم ہونے سے بڑھایا علم شیطان لعین
اسپہ دعویٰ یہ کہ ہوں امت رسول اللہ کی

منکر علم نبی کے واسطے نار جحیم
اور غلاموں کیلیے جنت رسول اللہ کی

کردیا تیرا لقب مرشد نے مداح الحبیب
کر جمیل قادری مدحت رسول اللہ کی

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے
روز و شب تیری یادگاری ہے

آستانے پہ تیرے سر رگڑیں
ایسی قسمت کہاں ہماری ہے

تیرا دربار دیکھنے کے لیے
ایک عالم کو بے قراری ہے

عاشقے عشاق ہیں کمربستہ
حکم کی تیرے انتظاری ہے

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے
جو ترا ہو گیا بنا مومن تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے
ہم کو بندہ بنا دیا تیرا واہ کیا شان کردگاری ہے
تم کو قاسم تمہارا رب معطی دین رب کی عطا تمہاری ہے
کر دیا تاجور جسے چاہا واہ کیا تیری تاجداری ہے
تیرے صدقے میں یا رسول اللہ تیری امت بھی حق کو پیاری ہے
نہ اتارا عذاب دنیا میں حق کو تیری یہ پاسداری ہے
عقل کل بھی رہے جہاں حیراں حق ہے تیری وہ رازداری ہے
بلبل اس جا وطن بنا کہ جہاں دائما موسم بہاری ہے
در دنداں میں ہے چمک جیسی کس گہر میں یہ آبداری ہے
کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی مجھکو آقا کی انتظاری ہے
مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یارب ق کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے
میں کروں عرض یا رسول اللہ سر پہ گٹھری گنہ کی بھاری ہے
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے اس سبب سے فغان و زاری ہے
پھر تو فرمائیں یوں شفیع امم بحر بخشش ہمارا جاری ہے
تو ہمارا ہی نام لیوا ہے تجھکو ہر غم سے رستگاری ہے
شور ہو حشر میں کہ صل علی کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیل رضوی کی
یہ بھی ادنیٰ ترا بھکاری ہے

محمد مصطفیٰ جب حشر میں تشریف لائینگے تو اپنے نام لیوونکو اشارہ میں چھڑائیں گے
جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ تو ان کی دستگیری کیلیے سرکار آئیں گے
اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن نقش یہ ہی رسول اللہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے
جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا سیہ کارونکو وہ دامان رحمت میں چھپائیں گے
گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا انکے سر سہرا شفاعت کا رسول اللہ کو دولہا بنائیں گے
محمد ورد لب دامان احمد دونوں ہاتھوں میں گدایان نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

گذر جائیں گے پل سے رب سلم کی صدا سنکر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائیں گے

بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کر کے ہر امت کی درگاہ الٰہی میں
خدا سے پاک شاہ مدینہ بخشوائیں گے

گنہ امت کے اڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈال کر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے انکے دامن اقدس پہ جب عاصی
انھیں تشریف لا کر حضرت رضوان منائیں گے

بجا ہے جس قدر رو دیں غم عشق محمد میں
وہ رو کر پیش خالق ہم غلاموں کو منائیں گے

جو ہونگی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہ خلد و کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

اغثنی یا رسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
تڑپ کے دست و پا کس طرح بار غم اٹھائیں گے

وہ جب آئیں گے محشر میں فترضیٰ کی سند لیکر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سنکر صدائے یا رسول اللہ
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یا نبی کہکر
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچ کر ہم
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیل قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائینگے

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی
کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سینوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائینگے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روز قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں امت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں انپہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں من رآنی رأی الحق
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خلد میں زہد والے
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

زمانہ ہے شاہ عرب کا بھکاری
دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی

نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں
کہ اسمیں بنی پیاری تربت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی

نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبریل کا دل
گوارا نہ تھی اُن کو فرقت نبی کی

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی

بلایا خدا نے انہیں لامکاں میں
ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی

نہ ہوگا کوئی بعد اُنکے پیغمبر
بتاتی ہے مہر نبوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں
سفینہ ہے رستا کا عترت نبی کی

ابوبکر کی شان دعوت تو دیکھو
رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی

دوشنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے
کہ اسمیں ہوئی ہے ولادت نبی کی

بحکم احادیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھکر محبت نبی کی

ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں
مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی

کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے
ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی

نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو
خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی

کسیکی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

دہائی وہ آئی وہ آئی وہ آئی
شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی

نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو
یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی

رآنی رأ الحق یہ فرما رہا ہے
ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی

دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت
کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی

ملا جسکو جو کچھ یہیں سے ملا ہے
ہے مشہور عالم سخاوت نبی کی

نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی
عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی

خدا نے دیا ہے مگر انکے ہاتھوں
عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی

عذاب خدا منکروں پر اترتا
نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی

عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی
جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی

اشارے سے اک چاند کے دو بنائے
ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

مہ و مہر ارض و سما عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آکے اشجار قدموں پہ انکے
جمادات نے دی شہادت نبی کی

دم نزع مرقد میں روز قیامت
خدایا میسر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عدو کے جلانے کو اے سنیو تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیل اپنے ایمان کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دیکھ آنکھوں میں سمایا ہے

ملا کرتی ہیں سب مانگی مرادیں تیرے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایا ہے

نہ ہوتا تو اگر تو ایں و آں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغ عالم لہلہاتا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شب اسرا مبارکباد دیتی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولہا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا
تو ہی سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علوم اولین و آخریں سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھکو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے

اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں بگڑی نہ بناؤ تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے

تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو
گنہگاروں کو تم نے نار دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پرسان حال اپنا نہیں ہے یا رسول اللہ
ترا اپنا ہے تو تو ہی اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفےٰ وہ بھی روایات صحیحہ سے
جمیل قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

مدینہ میں بلالے رہنے والے سبز گنبد کے
بدوں کو بھی نبھالے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا
دریں آئے قضا لے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق
وہ ہی صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھرے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بار عصیاں سے
تو گر تو انکو اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل
خبر لے میں چلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالم کی مرادوں کیلئے کافی و وافی ہے
ترا دست عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر ملجائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو
تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دلکی
چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ
تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں
مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

در دنداں کا صدقہ قبر تیرہ کو بنا روشن
ذرہ پردہ اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مہ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بدر الدجیٰ اے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ابتدا پیارے
تو ہی ہے انتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عقبیٰ میں
تری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف سے کفر کی اسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہ مدینہ تو ہی حاکم سارے عالم کا
جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطین جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو
ترے در پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیات جاوداں بخشی تو میرا بھی
دل مردہ جلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

تری خوشبو سے جب رہبر تو زائر کس لیے چھوڑیں
ترے در کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازار محشر میں نہ میرے عیب کھل جائیں
تو دامن میں چھپا اے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جسمیں جبریل بھی سو جان سے قرباں
ان آنکھوں سے دکھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جناب نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دکھائے آفتاب حشر جب تیزی غلاموں کو
تو لے زیر لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تری چشم عنایت کے اشارے میں
ہوئے عاصی رہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جمیل قادری کیونکر
کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اے دل تو درود ونکی اول تو سجا ڈالی
پھر جاکے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نذر کروں تیرے دربار مقدس میں
توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی

احمد کو کیا آقا اور ہمکو کیا بندہ
اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی

بس جائے دماغ جاں عشاق کا خوشبو سے
لایا غ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک انمیں اے نور خدا ڈالی

تم سے نہ کہوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شب غم نے کیا مجھپہ بلا ڈالی

نشر مژدہ کیا مجھکو آگئے میرے آقا کے
اے نفس لعیں تو نے مجھپر یہ بلا ڈالی

مولی مرے نام سے ڈھلجائیں گے سب عصیاں
اک بوند اگر تو نے اے ابر سخا ڈالی

مجرم ترے ارمانوں کا ہی باغ پھلا پھولا
بے فرد گنا ہونکی مولے نے مٹا ڈالی

سب بھردیے زخم دل سرکار مدینہ نے
قلبوں میں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نور کی امنڈی کہ تری امت
پاک ہو گئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللہ مدد انکی ہر دم ہے کمر بستہ
جو بات مری بگڑی مولی نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صلہ دیجیے
لایا ہے جمیل اپنے ارماں کی سجا ڈالی

جو داغ عشق شہ دیں ہیں دلپہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے

تمہارے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بہشت لائے ہیں رضواں دلہن بنائے ہوئے

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جنکی ہیں ماہ عرب سمائے ہوئے

ہی عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن ہیں ہیں منہ چھپائے ہوئے

ہے ان کے دفن پہ قربان جان عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے

ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے
شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے

اجل ہے سر پہ گھڑی دیر کر نہ اے غافل
رہ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ملکر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہ طیبہ ترے بلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامی
کھڑے ہوں ہم ترے روضے پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کہتے ہیں یوں زائروں کا استقبال
کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں در نبی کے گدا
قمر بھی داغ غلامی ہی دلپہ کھائے ہوئے

خدا نے انکو کیا سر بلند عالم میں
ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے

فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسم شریف
خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے

گلاب ملکہ سبھی پھول یا رسول اللہ
ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے

بہشت و خلد ہیں کیا بلکہ کل خزانوں کا
خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے

عجب ہی کیا جو کھلے اُن پہ غیب کے اسرار
خدا کے ہیں وہ سکھائے ہوئے پڑھائے ہوئے

سنا ہے جب سے کہ یُعطیک ربک ترضیٰ
تمھاری امت عاصی کے دل سوائے ہوئے

ترا کرم کہ تو فرمائے امتی ہر دم
ہمارا ظلم کہ ہم ہیں تجھے بھلائے ہوئے

زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کیلیے
وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے

غلام انکے گرفتار کیوں ہوں محشر میں
وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے

اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس
مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے

سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا
عزیز جنکو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے

کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گنہگار ہیں ہم
مگر بد انکو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے

حضور حشر میں بگڑی گنہگاروں کی
بنیگی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے

سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں انکے
ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے

ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق
نقاب وہ رخ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے

ہے منکروں کے لیے روز حشر نار جحیم
قصور خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے

مدد کرو کہ تمھارے غلام کے پیچھے
ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے

جمیل قادری نعت نبی سنائیں گے
خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیل قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جناب رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے
مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے

ہوتا ہے فقط رضی کے اشارات سے ظاہر
مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے

اعدائے رضا جو ہیں نبی ہوتے ہیں رسوا
اور انکے غلاموں کا دو عالم میں بھلا ہے

چاہے جو رضا انکی خدا اس سے ہے راضی
طالب جو رضا کے نہیں مردود خدا ہے

محبوب الٰہی سے جنھیں بغض و عداوت
اے دشمنو اللہ کے گھر اس کی سزا ہے

اللہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بداوں
جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا بدا ہے

اچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اچھا
اچھوں سے جو پھر جائے بروں سے وہ برا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے
ہاں اسکی رضا خالق عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی
وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا
یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت
اللہ تعالے نے تجھے فضل دیا ہے

ایمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے ایماں
اور قول ترا وہ ہے جو فرمان خدا ہے

ہر ملک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ
اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے

اللہ کا بندہ ہے ترا اتباع فرماں
حق سے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے

اعدائے لعیں ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم
اور حلم ترا یہ کہ تو مصروف دعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو منصور
باشاہ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیل رضوی کو تو عطا کر
مختار ہے تو اور وہ راضی برضا ہے

مچی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دو
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کناں
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے

دوزانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام
عزیزو خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیل قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سنن
ہمارے حامی دیاور کی آمد آمد ہے

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا اچھا ہنا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا اچھا ہنا ہے

علم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر
بلند اس کا شہرہ ہوا اچھا ہنا ہے

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشک گلشن	وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے
یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں	خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے
تری بے سماوا میں ساوا میں خشکی	نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے
ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا	جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے
وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم	کہ رحمت کا دورا ہوا چاہتا ہے
خریدیگا عصیاں کو رحمت کے بدلے	خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ عالم بنا ہے جس کا براتی	ہویدا وہ دولھا ہوا چاہتا ہے
جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے	رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے
فلک کے ستارے جھکے آ رہے ہیں	کہ پیدا وہ موتی ہوا چاہتا ہے
خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم	شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے
سلاطین عالم گداہوں کہ اسکا	دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے
کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی	ملائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے
یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم	نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے
ملائک مؤدب رہیں حکم حق ہے	کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے
اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل	نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کرلے جمیل اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

ایضاً برائے قیام

موسم وقت ادب ہے	آمد محبوب رب ہے	جائے آداب طرب ہے	آمد شاہ عرب ہے
غنچے چٹکے پھول مہکے	شاخ گل پر مرغ چہکے	رو رہا ہے شیطاں یہ کہکے	آمد شاہ عرب ہے
خواہش زلف نبی میں	مست ہیں گل کی شمیمیں	جھوم کر آئیں نسیمیں	آمد شاہ عرب ہے
بدلیاں رحمت کی چھائیں	بوندیاں رحمت کی آئیں	اب مرادیں دل کی پائیں	آمد شاہ عرب ہے
بج رہے ہیں شادیانے	بت لگے کلمہ سنانے	ہر زباں پہ ہیں ترانے	آمد شاہ عرب ہے
ابر رحمت چھا گیا ہے	کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے	باب رحمت آج وا ہے	آمد شاہ عرب ہے

قصرِ کسریٰ کانپتا ہے ۔ خشک ساوا ہو گیا ہے ۔ ہر طرف یہ صدا ہے ۔ آمد شاہِ عرب ہے

آتا وہ ماہ لقا ہے ۔ جسکا پیارا کبریا ہے ۔ دو جہاں میں غلغلہ ہے ۔ آمد شاہِ عرب ہے

آنے والا ہے وہ پیارا ۔ دونوں عالم کا سہارا ۔ کعبے کا چمکا ستارہ ۔ آمد شاہِ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت ۔ فرض ہے جسکی اطاعت ۔ ہر نبی نے دی بشارت ۔ آمد شاہِ عرب ہے

ہونے والی وہ سحر ہے ۔ جو سحر رشکِ قمر ہے ۔ مقدمِ خیر البشر ہے ۔ آمد شاہِ عرب ہے

اٹھو آیا تاج والا ۔ عرش کی آنکھوں کا تارا ۔ سب کہو اے ماہِ طیبہ ۔ صلوات اللہ علیک

یا نبی سلام علیک ۔ یا رسول سلام علیک ۔ یا حبیب سلام علیک ۔ صلوات اللہ علیک

آمنہ بی بی کا جایا ۔ بارہویں تاریخ آیا ۔ صبحِ صادق نے سنایا ۔ صلوات اللہ علیک

السلام اے جانِ عالم ۔ السلام ایمانِ عالم ۔ شاہِ دیں سلطانِ عالم ۔ صلوات اللہ علیک

خاتمِ دورِ رسالت ۔ اخترِ برجِ ہدایت ۔ فاتحِ بابِ شفاعت ۔ صلوات اللہ علیک

السلام اے شاہِ عالی ۔ السلام امت کے والی ۔ عرض کرتے ہیں سوالی ۔ صلوات اللہ علیک

نوح کے تم ناخدا ہو ۔ خلق کے مشکل کشا ہو ۔ سب کے تم حاجت روا ہو ۔ صلوات اللہ علیک

بخش دو میری خطائیں ۔ دور ہوں غم کی گھٹائیں ۔ بھیجدو اپنی عطائیں ۔ صلوات اللہ علیک

ہوں پھنسا افکارِ غم میں ۔ گھر گیا رنج و الم میں ۔ دیر کیا ہے اب کرم میں ۔ صلوات اللہ علیک

کفر کو تم نے مٹایا ۔ خاک میں اسکو ملایا ۔ دیں کا ڈنکا بجایا ۔ صلوات اللہ علیک

اب تو طیبہ میں بلا لو ۔ حسرتیں دل کی نکالو ۔ اپنے بد کو بھی نبھالو ۔ صلوات اللہ علیک

دل میں رنگ اپنا جما دو ۔ پردۂ غفلت اٹھا دو ۔ بختِ خوابیدہ جگا دو ۔ صلوات اللہ علیک

جان نکلے اس طرح پر ۔ آپ کا در ہو مرا سر ۔ سامنے ہو قبرِ انور ۔ صلوات اللہ علیک

جانکنی کے وقت آنا ۔ کلمۂ طیب سکھانا ۔ چہرۂ انور دکھانا ۔ صلوات اللہ علیک

اے شفیعِ روزِ محشر ۔ ہیں سیہ عصیاں سے دفتر ۔ غوث کا صدقہ کرم کر ۔ صلوات اللہ علیک

کچھ نہ کی ہم نے کمائی ۔ عمر سب یونہی گنوائی ۔ اے عرب والے دوہائی ۔ صلوات اللہ علیک

حشر میں تم بخشوانا ۔ اپنے دامن میں چھپانا ۔ ہر مصیبت سے بچانا ۔ صلوات اللہ علیک

اے شہنشاہِ رسالت ۔ ہیں یہاں جو اہلسنت ۔ تا ابد سب پر ہو رحمت ۔ صلوات اللہ علیک

دین کا ہو بول بالا ۔ سینوں کا رخ اجالا ۔ دشمنوں کا منھ ہو کالا ۔ صلوات اللہ علیک

بانیِ محفل کی آقا ۔ التجا مقبول فرما ۔ پوری ہو ہر اک تمنا ۔ صلوات اللہ علیک

اس جمیل قادری پر ہو کرم محبوب داور
چشم و دل کردو منور صلوات اللہ علیک

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

رنج و الم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا
بےفکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے

اے بندگان محی دیں دل سے ذرا فریاد ہو
بغداد کا فریاد رس تو بر سر امداد ہے

محبوب سبحانی ہو تم مقبول ربانی ہو تم
بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے

ہوں نام لیوا آپکا عاصی سہی مجرم سہی
مجھ پر خطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے

بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا
ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندہ آزاد ہے

کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دمبدم
تو دل کے اندر دیکھ لو غوث الوریٰ کی یاد ہے

جب روبرو قہار کے دفتر کھلیں اعمال کے
کہنا خدائے پاک سے یہ بندہ آزاد ہے

مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے
میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے

افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

اٹھ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکا دے بخت اسلام کا
یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے

تاریک شب چور و ٹھگ بن ساتھی نہ کوئی راہبر
بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیل قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے
رضا احمد کی مرضی خدا ہے

کمالات و علوم مصطفےٰ سے
شہ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے

تو آئینہ جمال مصطفےٰ کا
تو حق گو حق شناس و حق نما ہے

جناب مصطفےٰ ظل خدا ہیں
تو ظل مصطفےٰ نور خدا ہے

ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا
خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے

جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر
جو بندہ ہے ترا عبد خدا ہے

ترا منگتا ہے مقبول الٰہی
ترے منکر پہ قہر کبریا ہے

محی الدین نہ کیوں ہو نام تیرا
کہ تو نے دین حق زندہ کیا ہے

کوئی بغداد والے سے یہ کہدے
کہ وقت اسلام پہ آ کر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا
کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے

کدھر ہو قادری دولھا کدھر ہو
یہ ہر محرم کے لب پر التجا ہے

شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا
ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے

قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پہ
وہ بے شبہہ ولی با خدا ہے

نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ
کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے

ولی کہتے ہیں جنکو ہیں رعیت
شہ بغداد شاہ اولیا ہے

تو ہے وہ پھول باغ مصطفیٰ کا
کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے

تو زہرا و علی کا نور عینین
تو شمع بزم شاہ کربلا ہے

حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد
حسینی عطر تو سب میں بسا ہے

شہید عشق کر رنگت رچا دے
کہ تو ابن شہید کربلا ہے

سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا
جو تیرے آستانے کا گدا ہے

مریضان جہاں کی فضل رب سے
تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے

شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو
در غوث الوری دار الشفا ہے

لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے
مریدی لا تخف جب سے سنا ہے

ترے دربار پر انوار سے غوث
کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے

جو دم میں چور کو ابدال کر دے
وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے

جہاں پھیلا دے جھولی انکا منگتا
وہیں موجود داتا کی عطا ہے

ہماری مشکلیں آسان کر دے
کہ تو ابن علی مشکلکشا ہے

مٹا دے زور اعدائے لعیں کا
کہ تو ابن علی شیر خدا ہے

جو دربار الٰہی میں ہو پرسش
تو کہدینا کہ یہ بندہ مرا ہے

عمل والے تو ہیں نازاں عمل پہ
مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے

بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ
خبر لے غوث تیرا آسرا ہے

بھنور میں پھنس گیا میرا سفینہ
مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے

نکیرین آگئے میری لحد میں
مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے

ہے نیک و بد کی پرسش اور میں عاصی
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے	مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
میں مجرم اور دربار عدالت	مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر	کہ تو شاہ عطا بحر سخا ہے
غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا	کہ اُن کے ہاتھ میں دامن ترا ہے
گلی ہو غوث کی اور میرا بستر	الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے

جمیل قادری پھیلا دے جھولی
کہ ان کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتح مقدمۂ بدایوں پر حضور پر نور مرشد برحق اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکباں بڑی دھوم سے لاتے رہے اس موقع پر حضرت مولٰنا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کیلئے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیر آبدار ہوئے

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری	رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری	دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری
علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری	باغ دین کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری
حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحیٰ	وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں میں نغمہ خوان خوش بیاں شیریں بیاں	طوطی شکر فشاں احمد رضا خاں قادری
چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایمان کی جاں	جان جاں روح رواں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم	شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں	اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول	باغ دیں میں گلفشاں احمد رضا خاں قادری
روز افزوں حشر تک یارب ترقی پر رہے	لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ شاہ عرب یوماً فیوماً ہو بلند	تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے	ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائینگے غلام کل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری
حق تعالیٰ نے کیے بیحد کمالات و علوم تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلیے مومن کے حق میں ہے سپر آپکی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
اہلسنت کے سروں پر دائما رکھے خدا تجھکو با امن و اماں احمد رضا خاں قادری
عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھکو تیرے اعدا مرشدا حق ہی تجھپر مہرباں احمد رضا خاں قادری
پڑ گیا ہے بیشتر پر اعدا کی۔ اب کیا جائیگا تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اَشِدَّاءُ عَلَی الکُفَّار کا ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بدمذہبوں کے دل میں گزری وار پار تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آ چلی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار بھیجدی تونے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما تجھپہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کرسکا تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
کیا ستاتے تجھکو اعدا۔ تھی یہ حکمت خلق کا ق ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری
دعوئ اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ آپکے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی ق جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کیلیے عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
آپکا حامد ہے حامد سعید کونین کا ہے وہ تیری عز و شاں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھکو بھی اچھا بنا صدقہ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقہ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام مصطفےٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد انکو قادری رضوی جمیل جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے
چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
رضائے قادری دولھا بنا ہے
توکل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبد المصطفٰے ... دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کہیں کیونکر نہ اچھے مجھکو اچھا
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
رضا کیونکر ہو اعدا پہ غالب
جمیل ہی وہ اس در کا گدا ہے
بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے

کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
عنادل گا رہی ہیں یوں ترانے
یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
براتی ہیں تمامی اہلسنت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضٰی کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
جلیں اعدائے دیں نار حسد میں
کہ وہ نو نائب شیر خدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہدوں
دماغ اہلسنت بس رہا ہے
جمیل قادری الحمد للہ

صبا کیوں اسقدر اترا رہی ہے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا
رضائے قادری دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
براتی آرہے ہیں وجد کرتے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کرم عثمان ذوالنورین کا ہے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تصرف
رضائے قادری دولھا بنا ہے
بھکاری آرہے ہیں بھیک لینے
کہ یوں ہی اسکی قسمت میں لکھا ہے
منافق ہی عدو اس آستاں کا
در احمد رضا قبلہ نما ہے
پھلے انکا الٰہی باغ اولاد
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ ہر یک ہو قرباں
کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں
برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
ہے ہر ایک گوشہ وہاں کا گلستاں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
سر طور پر تھے جو جلوے نمایاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں پر درخشاں
جناب کلیم آکے دیکھیں گریباں
کہیں عشق ہیں آکر کہ یارب تری شاں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی جانب چلوں پا بجولاں — نکلنے ہی گھر سے بنوں انکا مہماں

پہنچکر وہاں پر کردوں یہ دل و جاں — سنہرے کلس سبز گنبد پہ قرباں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی ہر شئی نفاست بھری ہے — مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے

وہیں کی پھولوں میں خوشبو بسی ہے — صبا وجد میں جھومکر کہہ رہی ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے — کہ سارا زمانہ وہاں میہماں ہے

حقیقت میں وہ حور و غلماں کی جاں ہے — جہاں اسکی تعریف میں تر زباں ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت — وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت

فدا اسپہ ہوتی ہے ہر وقت جنت — برستی ہے دن رات واں حق کی رحمت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں — سلاطین یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں

بشر کیا ملائک یہاں آرہے ہیں — جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں — وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں

وہ گلیاں کہ ہیں جنکی پیاری ادائیں — کسی کو سنائیں کسی کو رلائیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت — وہ گلیاں کہ عشاق کو دیں راحت

وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت — وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جنکی نکہت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

مدینے کی گلیونکی گر خاک پاؤں — ملوں منہ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں

حسینان عالم کو آنکھیں دکھاؤں — غزالان چین کو یہ مژدہ سناؤں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں — معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

مدینے کو جس وقت گھر سے چلونگا
تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکونگا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنونگا
جو احباب پوچھیں گے فوراً کہونگا
عجب دل کشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس چمن کا
کہ روضہ ہے اس میں شہنشاہ دیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا
یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیل اب مدینے میں جا کر
برستی ہے ذرات رحمت وہاں پر
کہ ہر اس میں باغ احد کا گل تر
ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر
عجب دل کشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہو رہا ہے رحمت حق کا ورود
با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود
ہے ملائک کا یہاں پر ازدحام
دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام
با ادب ہی با نصیب اے اہل دیں
بے ادب بد نصیبی ہے قریں
مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا
جس نے عالم کو معطر کر دیا
آج کعبہ کس لیے ہے شادماں
بند ہے آتش کدونکا کیوں دھواں
بتکدوں میں کس لیے کہرام ہے
کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے
دو جہاں میں کس کا لطف عام ہے
بٹ رہا اسلام کا انعام ہے
صف بصف ہیں کیوں فرشتے با ادب
شور کیسا ہے عجم سے تا عرب
جنتیں آراستہ ہیں کس لیے
شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے
کونسا ماہ منور آئے گا
چاند تا پھیلا ہے جسکے نور کا
زلزلہ کیوں قصر کسریٰ میں پڑا
کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ
کیوں کہانت پر تباہی آگئی
کونسے سلطاں کی ہے جلوہ گری
جب تحیر اہل حیرت کو بڑھا
ہاتف غیبی نے یوں مژدہ دیا
آمد آمد سرور عالم کی ہے
آمد آمد رحمت اعظم کی ہے

آنے والا مالک دارین ہے — جسکے باعث خلقت کونین ہے
ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار — اور شیاطین رو رہی ہیں زار زار
کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں — نائب رحمن آتا ہے یہاں
کوئی کہتا ہے کہ آئینگے یہاں — وہ نبی الانبیا با عز و شان
جنکی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی — ذکر فرماتے رہے جن کا نبی
نائب حق بادشاہ دو جہاں — جان ایمان و مکین لا مکان
ہے نبی الانبیا اُن کا لقب — خاتم پیغمبراں فخر عرب
شافع محشر انھیں کا نام ہے — دین و دنیا میں انھیں سے کام ہے
در پہ ان کے مانگتے ہیں تاجدار — دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار
ذرہ ذرہ کا ہے انکو اختیار — بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار
سنتے ہیں یہی غریبوں کی پکار — سارے عالم کے یہی ہیں غمگسار
کرتے ہیں فریاد ان سے جا نور — بیکسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر
سر پہ انکے دونوں عالم کا ہے تاج — انکو دیتے ہیں شہان دہر باج
مظہر علم خدا امی لقب — مخبر صادق شہنشاہ عرب
انکی عزت کون جانے جز خدا — خود وہ فرماتا ہے لولاک لما
سنگ انکے پائے اقدس دیکھکر — کھنچتے ہیں انکا نقشہ قلب پر
کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم — کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم
خاکپا اکسیر کا بھرتی ہے دم — کھاتا ہے قرآن بھی جس کی قسم
چھو لیا ان ڈائے فقیر و بے نوا — ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا
کر رہے ہیں عرض با ذوق طرب — اے مرے مہر عجم ماہ عرب
گاہ بر دل ساز گہ در دیدہ جا — ہے دو جائے تست یا بدر الدجیٰ
رو سیاہ و بیکس و خاطی منم — چشم رحمت بر کشا عاصی منم
من نیم منکر خطا وار تو ام — بندۂ رسوا و ناکارہ تو ام
کاروان رفت و پریشانم بسے — رحم کن یا شاہ بر من بیکسے
دستگیر ما سیہ کاراں توئی — اے شفائے درد بیماراں توئی

تو وہ اٹھا ابر رحمت جھومتا
رحمت عالم کی چوکھٹ چومتا

قحط سالی خاک میں ملجائیگی
دل کی عالم کے کلی کھل جائیگی

ہے سواری آنے والی عنقریب
آنیوالے ہیں یہاں رب کے حبیب

شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں
یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں

سب ملک ہیں ایستادہ با ادب
جلوہ فرمائیں گے اب محبوب رب

سینو تم بھی بہت تعظیم سے
جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے

اور کہو اے شاہ شاہاں السلام
میرے آقا جان جاناں السلام

اے شفیع روز محشر السلام
ساقی تسنیم و کوثر السلام

احمد و محمود نامی السلام
رفعت دیں تاج والے السلام

اے مرے معراج والے السلام
رفعت دیں تاج والے السلام

عرش کی آنکھوں کے تارے السلام
دونوں عالم کے سہارے السلام

امتی فرمانے والے السلام
پیش رب بخشانیوالے السلام

لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام
پیاری پیاری زلفوں والے السلام

میرے والی میرے مولی السلام
میرے وارث میرے آقا السلام

سرور عالم محمد ذی وقار
ہوں درودیں تجھ پہ نازل بے شمار

اے خدا کر مجھکو عبد مصطفے
تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا

آل و اصحاب نبی کا رکھ غلام
اور نہ چھوٹے دامن غوث انام

قادری مے سے مجھے سرشار کر
مست بیخود بے خبر ہشیار کر

ہیں مشائخ سلسلہ میں جس قدر
میں نہ بھولوں یاد انکی عمر بھر

دائما ان کے برکات سے
مجھکو حصہ ہر جگہ ملتا رہے

مجھ پہ اچھے کی رہے اچھی نظر
نور عرفاں سے ہو دل رشک قمر

میرے مرشد حضرت احمد رضا
کر دے مجھکو ذات میں انکی فنا

اُن کے فیض و لطف سے مسرور رکھ
قادری رضوی مجھے مشہور رکھ

دوست انکا حشر تک پھولے پھلے
دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے

ان کی سب اولاد اور خدام کا
یا خدا کر دونوں عالم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فضل دے
ہو جمیل قادری کی ہر دعا

حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے
یا خدا مقبول بہر مصطفےٰ

رباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم
صرف ان کے سبب سے سب اولو العزم ہوئے
مختار و خلیفۂ خدائے عالم
عیسیٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدم

عالم کا انھیں خدا نے سلطان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر
جبریل امیں کو ان کا دربان کیا
کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا

یا رب مرے دل میں عشق اپنا دیدے
ہے بے سر و سامان جمیل رضوی
جب نبی کا سر میں سودا دیدے
رہنے کا مدینے میں ٹھکانا دیدے

سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ
ہر چیز میں نور شاہ والا دیکھا
جب غور کیا مدینے والا دیکھا

شاہا تری رحمت کا اشارہ ہو جائے
روشن مرے بخت کا ستارہ ہو جائے
اس صانع مطلق کو جو آئی ہے پسند
وہ شکل مری آنکھ کا تارہ ہو جائے

نہلائے کوئی نبی کا دیکھا سایہ
جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا
سایہ کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
پڑتا کیونکر زمیں پر اس کا سایہ

کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایان نبی
دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے
کیوں قبر میں گھبرائیں گدایان نبی
تا حشر ہیں ان کے سر پہ دامان نبی

ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین
کیوں دونوں جہاں نہ انکے در پر مانگیں
ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین
ہیں قاسم کل شیٔ جد الحسنین

کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہو گی
کیا خوف کریں نار جہنم سے جمیل
کب انکے غلاموں پہ قیامت ہو گی
ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہو گی

تواریخ

تاریخ وصال مرشدی وملجائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مجدد دین وملت مولٰنا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفٰے احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالٰی سرہٗ

مرشد برحق شہ احمد رضا — عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول — آئنہ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار وفیوض وعلوم — سینہ پر نور ہیں جنکے نہاں
واقف اسرار خفی وجلی — عاشق ومحبوب شہ مرسلاں
متبع سنت خیر الورٰی — سیرت واخلاق نبی کا نشاں
ماحی بدعات وضلالت وکفر — بیخکن شجرہ بدمذہباں
مانیں اہل عرب بھی امام — نیر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر — واصل حق ہوگئے باعز وشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ اے جمیل — داخل جنت ہوا قطب زماں

ایضًا

پیر ومرشد مرے جناب رضا — حافظ وحاج عالم وفاضل
مفتی دیں مجدد ملت — علما جنکے فیض کے سائل
اہل ایماں بلکہ اعدا بھی — جنکے فضل وعلوم کے قائل
جمعہ کیدن صفر کی تھی پچیس — اپنے رب سے وہ ہوگئے واصل
عرض کر اے جمیل سال وصال — گیا باغ جناں میں وہ کامل

تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہ والد ماجد حضرت مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جنت میں

بندۂ حق عمر نہ کچھ لکھا ہیں
سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی
وقت معین پہ اجل آئیگی
آئی شب انیسویں ذی الحجہ کی
والد ماجد مرے رخصت ہوئے
بدھ کا دن۔ انیسویں۔ بارہ بجے
مصرع میں لکھدے سن رحلت جمیل

ہوش میں آ عقل کو اپنی سنبھال
باقی و دوام ہے بس اک لا یزال
موت کے چنگل سے ہے بچنا محال
رات کے بارہ بجے کا تھا سن بحال
عالم دنیا سے سوئے ذوالجلال
دفن ہوئے قبر میں وہ خوشخصال
عاشق صادق نے کیا انتقال
۱۳ ۔ ۳۹

قطعہ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خانصاحب مرحوم بریلوی

اے جمیل قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو
پیر کی شب بست و یک ماہ صفر بارہ بجے
سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا

ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے
کر گئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے
گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے
۱۳ ۔ ۳۹

تواریخ انتقال برادر خورد مصنف منشی محمد حبیب الرحمٰن مرحوم عمر ۱۷ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر
یوں سر پہ پیام موت پہنچا
تاریخ تھی ساتویں محرم
تاریخ جمیل ہو ہویدا

تیرے لیے کس طرح کریں صبر
جیسے کہ قمر پہ آ گیا ابر
جاں بارگہ خدا میں کی نذر
قصر ۱۳ شہ ۱۳ ہوا ۱۳ منزل قبر

ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب
پورے مصرع میں کہو تاریخ مداح الحبیب

بن گیا گٹھلی کے گورستان میں انکا مزار
کھل گیا انکے لیے باب بہشت پر بہار
۱۳ ۔ ۱۲

ایضاً

یہ صدا سنتا ہوں میں قبر برادر سے جمیل
پڑھ لو بھائی روح پر اس بینوا کی فاتحہ

ایضاً

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب

بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب

جمیل چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب

تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاج علیم اللہ محبی
شد از عالم دنیا رخصت

دیدم بعد نماز رخ او
صاف عیاں بُد رنگ شہادت

چونکہ شد فکر سال وفاتش
گفت جمیل چنیں در عجلت

تک کم کن از مصرع ثانی
کرد رفیق ہمدم رحلت

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں

طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واجد کو
بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں

طبع کا سن عزیز رضوی نے
لکھ دیا - دفتر گہر افشاں

تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر
آج مرادیں دل کی بر آئیں

غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں

خوب کلام چھپا نعتیہ
ہو مقبول خدایا آمیں

اس کا صلہ استاد مکرم
پائیں بحق طٰہٰ و یٰسیں

طبع کا سن برجستہ لکھ دے
احمد رضوی - شمس بیضا میں

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ ۔۔۔ جس کا ہر ایک مصرع ہے مخزن مضامین
تاریخ طبع کی تھا میں فکر میں ولایت ۔۔۔ ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامین
۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرور دیں میرے محب نے لکھی ۔۔۔ بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگئی یہ سبیل
واہ وا۔ کہکے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن ۔۔۔ چمن نعت کا گلدستہ ہے دیوان جمیل

ایضاً

یہ گلدستہ نعت کیسا چھپا ہے ۔۔۔ کہ خوشبو سے جس کی معطر زمن ہے
ثنائے نبی مدحت غوث اعظم ۔۔۔ کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسمن ہے
خیال سن طبع آیا رضا کو ۔۔۔ کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے
سر باغ سے لیکے تاریخ لکھی ۔۔۔ مہک ہے رضا کی تو رنگ حسن ہے

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا کلام ۔۔۔ چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہلسنت دیکھکر ہیں باغ باغ ۔۔۔ اور دشمن داخل نار جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا ۔۔۔ زیور ایمان رضوی بکھر رحیم

تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب زائر صاحب

قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت سے کہہ رہی ہے اجل ۔۔۔ ہر اک کو تری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا زائر ۔۔۔ جمیل روح مقدس سے خوب عید ملے

کتبہ محمد اسحاق پورنوی المجویا قدیم ۱۵ رمضان المبارک

تازہ مطبوعات

الحاوی للفتاویٰ	علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ	۵۰/- روپیہ
الخصائص الکبریٰ	〃	۶۰/- 〃
حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین	علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی	۸۰/- 〃
شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام	علامہ تقی الدین سبکی	۱۵/- 〃
الحدیقۃ الندیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ جلد اول مجلد	علامہ عبد الغنی نابلسی	۶۵/- 〃
جلد ثانی	〃	۶۵/- 〃
کشف النور عن اصحاب القبور	علامہ عبد الغنی نابلسی ۔ عربی اردو	۳/- 〃
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مجلد عربی		۵۰/- 〃
تفسیر صاوی علی الجلالین عربی مجلد کامل		۱۵۰/- 〃
اشعۃ اللمعات مجلد کامل	شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	۲۲۵/- 〃
جامع المسانید عربی مجلد کامل		۲۰/- 〃
جلاء الافہام عربی مجلد	ابن قیم	۲۱/- 〃
البشیر الکامل	علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی	۲۱/- 〃
بشیر الناجیہ	〃	۲۲/- 〃
فتاویٰ شاہ رفیع الدین مع مجموعہ رسائل تسعہ فارسی		۲/۲۵ 〃
مدارج النبوۃ فارسی کامل	شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	۱۱۰/- 〃
معارج النبوۃ فارسی		
گنبد خضرا، اردو	علامہ معراج الاسلام بی اے	۲۱/- 〃
بدایۃ المنطق اردو	علامہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب	۳/- 〃
منیۃ المصلی	شیخ الفقہ مولانا سدید الدین کاشغری علیہ الرحمۃ	۱۲/- 〃
تذکرہ اکابر اہل سنت	مولانا علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	۱۰/- 〃
تذکرۃ المحدثین	مولانا علامہ غلام رسول صاحب سعیدی	۱۶/۵۰ 〃
کوثر الخیرات	مولانا علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی	[illegible]۵۰
ہمارا اسلام مجلد ۵ حصے مکمل	مولانا مفتی خلیل احمد خاں برکاتی	۱۲/۵۰ 〃
دو اہم فتوے (ہندوستان دار الاسلام ہے یا دار الحرب)		۲/۲۵ 〃
فتاویٰ نوریہ (جلد اول -/۳۰، دوم -/۳۰)	مولانا مفتی ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری	۶۰/- 〃
تسہیل المبانی شرح مختصر المعانی	حضرت مولانا علامہ [illegible] الدین صاحب مدظلہ	۵۰/- 〃
شرح مرقاۃ	علامہ عبد الحق خیر آبادی	۱۲/- 〃
کریما و نام حق محشی (جدید)		۲/- 〃

نوٹ: مذکورہ بالا کتب کے علاوہ جملہ تصانیف علماء اہل سنت (عربی، فارسی، اردو) تھوک و پرچون ریٹ پر دستیاب ہیں۔

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے لائل پور (پاکستان)

فون ۲۶۰۵۶